عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲۶
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

چین میں اسلام کیسے آیا؟

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبرہ چین میں ہے۔

ایک معلوماتی مضمون

بھارت میں مسلم آبادی پر ایک نظر

لڑکیوں
پرورش

مسلم خواتین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے وفد کی
ازبکستان کے کامیاب دورے سے واپسی

عیسائی قادیانی ملاپ
آخر بلی تھیلے سے باہر آگئی

اداریہ

شہری آبادی کی نمائندگی سے محروم
سندھ اسمبلی کی غیر اسلامی قرارداد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کا نوآزاد مسلم مملکت کا کامیاب دورہ

ادارہ دینیہ میں ازبکستانی علماء کے نمائندہ اجتماع میں شرکت، قادیانی عقائد و عزائم سے آگاہ کیا گیا۔

قادیانیوں کا دھوکہ، ایک پرانی مسجد کو اپنا مرکز بنانے کیلئے چابی حاصل کرنیکی کوشش قادیانیوں کی ناکامی

عالمی مجلس نے قادیانی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے کیلئے مبلغ کا تقرر کر دیا ہے۔

وسطی ایشیا کی ایک مسلم ریاست ازبکستان کا دورہ کرنے والا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد کامیاب گیارہ روزہ دورے کے بعد گذشتہ روز وطن واپس پہنچ گیا۔ اس وفد کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کر رہے تھے۔ وفد میں دارالعلوم کورنگی کراچی کے مہتمم و مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی، مولانا محمد تقی عثمانی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوۃ مولانا عبدالرحمن باوا، راولپنڈی جامعہ اسلامیہ کے مہتمم مولانا قاری سعیدالرحمن، اقراء کے مولانا محمد جمیل، بحرین سے مولانا احمد خان، حرکۃ المجاہدین کے مولانا محمد مسعود اظہر شامل تھے۔ مولانا عبدالرحمن باوا نے دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک اجتماع سے اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے ازبکستان کا تفصیلی دورہ کیا۔ ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند کے علاوہ تاریخی شہر سمرقند و بخارا بھی جانا ہوا۔ ہم جہاں بھی گئے وہاں کے مسلمانوں نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ انہوں نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ تاشقند پہنچنے کے دوسرے روز اتفاق سے ازبکستان کے مفتی اعظم مفتی محمد صادق کے ادارہ دینیہ کے زیر اہتمام ازبکستان کے ممتاز علماء کرام کا ایک اہم اجلاس ہو رہا تھا۔ جب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے ان سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے اجلاس سے خطاب کرنے کی دعوت دی چنانچہ ہم نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ اور اجلاس سے مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے ازبکستان کے مسلمانوں کو روس سے آزادی حاصل کرنے کی مبارک باد دی اور انہیں خبردار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں ازبکستان آئے اور اپنی ارتدادی سرگرمیاں شروع کرنے کی کوشش کیں۔ لہٰذا ہمارا یہ فریضہ تھا کہ ہم یہاں آکر آپ حضرات کو ان کے کفریہ عقائد و عزائم سے آگاہ کرتے چنانچہ اسی فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو پیشکش کی گئی ہمارے ذمہ جو بھی کام لگائیں گے ہم انشاء اللہ آپ کی خدمت کے لیے تیار ہیں۔

مولانا عبدالرحمن باوا نے اپنے دورے کی تفصیلات بتاتے ہوئے مزید بتایا کہ تاشقند کے علاوہ سمرقند و بخارا میں ہر جگہ ہم نے علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اور خصوصی اجتماعات سے خطاب کا موقع ملا۔ جمعہ کے دن سمرقند کی تاریخی اور قدیم جامع مسجد میں نماز ادا کی اور خطبہ جمعہ سے قبل مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کیا۔

بخارا میں بخارا سٹی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سے ملاقات کی اور انہیں قادیانیوں کے خطرناک ارادوں سے آگاہ کیا اور بتایا کہ قادیانی اپنا قدم جمانے کے لیے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں ان سے ہوشیار رہیں۔ بخارا سٹی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سے ملاقات کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمن باوا نے بتایا کہ دراصل قادیانی سالانہ جلسہ یو کے منعقدہ جولائی ۱۹۹۱ء میں ہماری معلومات کے مطابق بخارا سٹی کونسل کے چیئرمین نے شرکت کی تھی اور قادیانیوں کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ بخارا سٹی کونسل کے چیئرمین نے قادیانیوں کو پیشکش کی کہ ان کو بخارا میں ایک پرانی مسجد کی چابی دی جائے گی تاکہ اپنا مرکز وہاں قائم کر کے کام شروع کر سکے۔ اس سلسلے میں وفد نے بخارا سٹی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ ڈپٹی چیئرمین نے بتایا کہ دراصل ہمارے چیئرمین ان دنوں لندن سیاحت کے لیے گئے ہوئے تھے کہ قادیانی کسی بہانے ان سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ان کو قادیانی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ بخارا سٹی کونسل کے چیئرمین کو قادیانیت کی حقیقت کا قطعاً علم نہیں تھا۔ اس لیے انہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور مختصر خطاب کیا۔ ڈپٹی چیئرمین نے وفد کو مزید بتایا کہ کچھ عرصے کے بعد قادیانی مسجد کی چابی لینے آگئے تھے لیکن ہم نے انہیں انکار کر دیا۔ جب ڈپٹی چیئرمین کو قادیانیت کے مفصل حالات بتائے گئے تو انہوں نے کہا کہ آئندہ ہم ایسے فتنوں سے ہوشیار رہیں گے اور ادارہ دینیہ کے مفتی محمد صادق سے اس سلسلے میں رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ آخر میں وفد نے امام بخاری کے مزار پر بھی حاضری دی اور مدرسہ میں ایک رات قیام کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

جناب باوا صاحب نے مزید بتایا کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک مستقل مبلغ کا تقرر کر دیا ہے انشاء اللہ اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ (تفصیلات آئندہ کسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۳۰ جمادی الاولیٰ تا ۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۷ نومبر تا ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء | شمارہ: ۲۶

اس شمارے میں

۱۔ ختم نبوت کے وفد کا ازبکستان کا کامیاب دورہ ــــــ ۲
۲۔ نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ ۴
۳۔ شناختی کارڈ ۔ عیسائی اور قادیانی (اداریہ) ــــــ ۵
۴۔ جواہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ ۷
۵۔ چین میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا مقبرہ ــــــ ۹
۶۔ مسلم خواتین مغرب کی غدا بیزار تہذیب کی لہروں میں ــــــ ۱۰
۷۔ لڑکیوں کی پرورش ــــــ ۱۱
۸۔ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی! ــــــ ۱۳
۹۔ یہ نشہ کب اترے گا؟ ــــــ ۱۴
۱۰۔ بھارت میں مسلم آبادی پر ایک نظر ــــــ ۱۵
۱۱۔ اخبارِ ختم نبوت ــــــ ۲۱

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگرانِ اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی، پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ... کراچی پاکستان بھجوائیں

چندہ اندرون ملک

سالانہ ــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــ ۴۰ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳ روپے

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ــ طابع: سید شاہد حسن ــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــ مقامِ اشاعت: ۱۵، بنوری ٹاؤن کراچی

نعت

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جب کبھی دل کی زباں پر آگیا نامِ رسولؐ
وسعتِ کون و مکاں پر چھا گیا نامِ رسولؐ

دیکھتے ہی صبحِ گلشن جب پڑھا میں نے درود
غنچے کے لبوں پر آگیا نامِ رسولؐ

دل کی دنیا جاگ اٹھی لب پہ آیا انکا ذکر
مجھکو رازِ زندگی سمجھا گیا نامِ رسولؐ

حاملانِ عرش بھی پڑھتے ہیں کلمہ آپؐ کا
رفعتِ ہر آسماں پر چھا گیا نامِ رسولؐ

جھک گیا ماہرؔ فرشتہ موت کا میرے حضورؐ
صفحۂ دل پر مرے جب پا گیا نامِ رسولؐ

ماہرؔ دہلوی

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
درِ حبیب پہ اپنا سلام ہو جائے

تری جنابِ مقدس میں اے رسولِ کریمؐ
قبول اپنا درود و سلام ہو جائے

مدینے جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز سا اد نے غلام ہو جائے

بلا لو جلد مدینے یہ ہے امیرؔ کو خوف
کہیں نہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

امیرؔ مینائی

شناختی کارڈ ـــ عیسائی اور قادیانی

آخر بلی تھیلے سے باہر آ گئی

قادیانیت عیسائیت کا خود کاشتہ پودا ہے جب برصغیر میں متعصب انگریز برسراقتدار تھا یا دوسرے لفظوں میں اس نے برصغیر پر قبضہ جمایا ہوا تھا تو اس وقت اسے آزادی کی متعدد تحریکوں کا سامنا تھا اس نے ان تحریکوں کو کمزور کرنے خاص طور پر جذبہ جہاد کو دلوں سے نکالنے کے لیے ایجنٹوں اور دلالوں کی ضرورت محسوس ہوئی انہیں میں ایک ایجنٹ اور دلال مرزا غلام قادیانی تھا جس کا خاندان انگریز کا پرانا نمک خوار تھا۔ چنانچہ انگریز نے اس ملعون سے نبوت کا دعویٰ کرایا جس نے انگریز کی نمک حلالی کرتے ہوئے جہاد کو حرام قرار دیا اور واضح طور پر کہا جوں جوں میرے مرید بڑھتے جائیں گے انگریز کے خلاف جہاد کرنے اور جہاد کا عقیدہ رکھنے والے کم ہوتے چلے جائیں گے۔

نہ تو انگریز کامیاب ہوسکا اور نہ اس کا لے پالک مرزا قادیانی ـــــ تمام تر سازشوں اور منصوبوں کے باوجود انگریز کو یہاں سے بوریا بستر لپیٹ کر بھاگنا پڑا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک انگریز یہاں رہا مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی پشت پناہی و سرپرستی کرتا رہا حتیٰ کہ اس کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری بھی انگریز حکومت انجام دیتی رہی ورنہ تو مسلمان نہ صرف مرزا قادیانی بلکہ اس کی تمام ذریت کا صفحہ ہستی سے نام و نشان تک مٹا دیتے۔

عموماً قادیانی یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ عیسائیت کے خلاف قادیانی جماعت اور مرزا قادیانی نے بہت زیادہ کام کیا ہے مرزا نے مناظرے کئے اور رد عیسائیت پر کتابیں لکھیں اس میں کچھ حقیقت نہیں۔ مرزا قادیانی اور عیسائیوں کے درمیان اس دور میں نورا کشتی ہوتی رہی ہے اور مرزا مردود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں کے خلاف سخت زبان استعمال کرکے ایک طرف عیسائیوں کو مجبور کیا کہ وہ سرکار دوعالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم اکابر کے خلاف سخت زبان استعمال کریں دوسری طرف مسلمانوں میں انگریز حکومت کے ظلم و ستم اور اسلام دشمنی کے خلاف جو نفرت تھی مرزا قادیانی نے سخت زبان استعمال کرکے مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے۔

بہر حال عیسائیوں اور قادیانیوں میں نہ پہلے کوئی فرق تھا نہ آج کچھ فرق ہے۔ مسیحی تو دونوں ہی ہیں یہ الگ بات ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف خود کو منسوب کرکے مسیحی کہلاتے ہیں اور قادیانی مرزا کے دعوائے مسیحیت کی وجہ سے مسیحی ہیں۔ اسلام اور مسلم دشمنی دونوں میں قدر مشترک ہے عیسائی بھی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اور قادیانی بھی ـــــ عیسائیوں کی طرف سے قادیانیت نوازی اور اسلام و مسلم دشمنی کا اظہار بار بار ہوتا رہا ہے لیکن اب جب کہ حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا متفقہ مطالبہ تسلیم کیا ہے بعض عیسائی لیڈروں کے پیٹ میں بہت زیادہ مروڑ اٹھی ہوئی ہے۔

ہم ان کے اس رویہ سے حیران ہیں کہ جب وہ خود کو عیسائی کہتے ہیں شناختی کارڈ میں بھی اگر انہیں عیسائی لکھ دیا جائے تو اس سے کونسا پہاڑ ڈھے جائے گا اور اس سے ان کا کونسا نقصان ہوگا انہیں تو بخوشی اپنے کو عیسائی لکھوانا چاہئے یا پھر صاف کہہ دینا چاہئے کہ ہم عیسائی نہیں ہیں۔ بلکہ شناختی کارڈ میں عیسائی لکھنے سے ان کا فائدہ ہوگا اور ان کو تبلیغ عیسائیت کے نام پر عیسائی ملکوں اور بیرونی اداروں کی طرف سے جو ایڈ ملتی ہے اس ایڈ میں اضافہ ہوگا لیکن ہمارے خیال میں مسئلہ یہ نہیں بلکہ اپنے لے پالک اور خود کاشتہ پودے قادیانیت کی حمایت، سرپرستی اور ان سے مکمل

وفاداری کا ہے۔

یہ بات بھی پورے یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جو عیسائی لیڈر اس مسئلہ کو بہت ہی زیادہ ہوا دے رہے ہیں وہ قادیانیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں جن کے لئے قادیانیوں نے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دئیے ہیں۔ ایسے میں کچھ عیسائی لیڈر وہ بھی ہیں جو حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں جنہوں نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو سیاسی نہ بنائیں مثلاً گوجرانوالہ سے بشیر مسیح افضل صاحب نے جو بیان دیا ہے اور جو ہفت روزہ ختم نبوت کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے قادیانیت نواز عیسائی لیڈروں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔

بہرحال ہم قادیانیت نواز عیسائی حضرات پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اکثریت کی رواداری کا غلط مطلب نہ لیں اور نہ ان کے جذبات سے کھیلیں یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اس لئے اگر انہوں نے اکثریت کی رواداری کا غلط مطلب لیتے ہوئے ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی کوشش کی تو یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوگا

ہمارا کام ہے سمجھانا یا د رہے۔ تم آگے خواہ مانو یا نہ مانو

سندھ اسمبلی کی غیر اسلامی قرارداد

ہماری سندھ اسمبلی اس وقت شہری آبادی کی نمائندگی سے محروم ہے جسے ہر وقت یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کب ٹوٹ جائے۔ مثل مشہور ہے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" ـــــــ اس مثال کے مصداق یہ بیچاری سہارے ڈھونڈ رہی ہے۔ اسے یہ سہارا اقلیتی ممبروں کی صورت میں ملتا نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ایک عیسائی ممبر کی قرارداد جو شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مذمت اور اسے ختم کرنے پر مشتمل تھی متفقہ طور پر منظور کر لی جیسا کہ ہم نے سندھ اسمبلی کے بارے میں شروع میں کہا کہ یہ شہری آبادی کی نمائندگی سے محروم ہے اس لئے اس قرارداد کی حمایت جن ممبران نے کی ان کا تعلق دیہی علاقے سے ہے۔ ایم کیو ایم کے ممبران کے مبینہ استعفوں کے بعد اب دیہی علاقوں کے ممبران نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے جس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ اقلیتوں کا زیادہ تعلق سندھ کے دیہی علاقوں سے ہے۔ عین ممکن ہے ان ممبران کا ذاتی اور مالی مفاد ان اقلیتوں سے وابستہ ہو۔

بظاہر اس قرارداد کے محرک عیسائی ہیں لیکن پس پردہ یا خود یہاں بھی قادیانیوں کا ہے۔ ہم تمام ممبران اسمبلی کو مورد الزام نہیں ٹھہراتے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اکثر ممبران نے "سندھی ازم" کے تحت اس قرارداد کی حمایت کی ہے۔ جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے وہ سندھ کی علیحدگی پسند تنظیموں اور سندھ سے ملحق بھارتی حکومت کے اشارے پر سندھ کی علیحدگی کے لئے سازشوں میں پہلے ہی مصروف ہیں۔

قادیانی پیشوا مرزا طاہر کا پاکستان توڑنے کے متعلق بیان، سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہونے کی پیشگوئی (جو دراصل پیشگوئی نہیں سازش ہے) اور پھر گذشتہ برسوں میں تخریب کاری، لوٹ مار، آتش زنی، قتل و غارت گری، ڈاکے اور اغوا کی وارداتیں انہی علاقوں میں زیادہ ہوئی ہیں جہاں قادیانی کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ اس لئے جن ممبران نے دانستہ یا نادانستہ اس قرارداد کی حمایت کی ہے انہوں نے اسلام کے مقابلہ میں کفر کی اور سرکار دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرتد ملعون مرزا قادیانی کی حمایت کی ہے۔

اور یہ نظریہ پاکستان کے منافی اور سراسر غیر اسلامی فعل ہے اس لئے ہم وفاقی حکومت خصوصاً صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صاحب، وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ سندھ اسمبلی کو فوراً برطرف کیا جائے۔ شہری آبادی کی نمائندگی سے محرومی کے بعد اس کی افادیت ویسے بھی ختم ہو چکی ہے۔

عیسائی تنظیموں کی پاکستان کیخلاف جاسوسی

ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم (ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۲ء لندن) میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے سو سے زیادہ تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جن کے وسیع تعلقات یہودی اور امریکی عالمی تنظیموں سے ہیں اس کا انکشاف ایک عیسائی تنظیم کے سربراہ جیمز خان نے مذکورہ تنظیموں سے بعض بنیادی اختلافات کے بعد کیا جیمز خان کے مطابق یہودی اور امریکی ان تنظیموں پر اپنے پروگرام مسلط کر کے پاکستان میں اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

جواہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا مشتاق احمد عباسی

دین کا علم :۔ علم دین بڑی دولت ہے۔
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص علم کی طلب میں ایک راستہ طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان فرما دیتے ہیں علم کے لیے نقصان دہ چیزیں بھولنا اور غیر مصرف میں لگانا فرمان نبوی ہے۔

آفة العلم النسیان و اضاعته ان تحدث به غیر اھله (ابن ابی شیبہ)

علم کی آفت اس کا بھول جانا ہے اور نااہل کو سکھانا اس کا ضائع کرنا ہے۔

علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

بیٹھ کر عاجزی سے کھانا ۔
ہمارے ہاں شادی بیاہ تقریبات میں کھڑے ہو کر کھانا فیشن بن گیا ہے۔ ذرا فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اٰکل کما یاکل العبد و اجلس کما یجلس العبد (ابوداؤد و ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ)

میں اسی طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھایا کرتا ہے ایسا بیٹھتا ہوں جیسا کہ غلام بیٹھتا ہے۔

گر ترا عقل است و یا دانش قریں
باش درویش و با درویشاں نشیں

تشریح :۔ یعنی غلام محتاج ہو کر کھاتا ہے کہ وہ آقا کا محتاج ہے اس طرح انسان اللہ کا غلام و محتاج ہے اس کو بھی عاجزی کے ساتھ کھانا چاہیے اور وہ بھی ہرگا جب بیٹھ کر کھائے کھانا پینا اللہ کی نعمتیں ہیں انسان ان کا محتاج ہے کھانا انسان کا محتاج نہیں

نازم سرمایہ فضل خویش
بدہ لیسنہ آوردہ ام دست پیش

فضائل آیت الکرسی :۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
آیة الکرسی ربع القرآن (ابن ابی شیبہ) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے،
آیت الکرسی قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے

فائدہ :۔ آیت الکرسی قرآن مجید کی سب سے بڑی باعظمت آیت ہے۔ سوتے وقت پڑھنے سے شیطان قریب نہیں آسکتا۔ اللہ کی طرف سے حفاظت ہوتی ہے ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔ اس آیت میں اسم اعظم مخفی ہے اور پچاس کلمے ہیں ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں اس کے پڑھنے سے رنج و غم دور ہو جاتا ہے روزی میں فراخی ہوتی ہے گھر سے نکلتے وقت پڑھنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے

ابی اللہ ان یجعل لقاتل مومن توبة (دیلمی)
مسلمان کے قاتل کی توبہ کرنے سے اللہ انکار کرتا ہے

آج خون مسلم کی ارزانی ہے کاش آخرت کی وعید سامنے ہوتی تو قتل مسلم نہ ہوتا۔

اگر زبر دستے ہستید چہ خاست
زبر دست افتادہ مرد خدا ست

بزرگوں کی برکت :۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابدوا بالاکابر فان البرکة مع اکابرکم (نوادر الاصول)
اپنے بڑوں سے شروع کرو کہ برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

بزرگوں کا وجود اللہ کی رحمت اور بڑا سہارا ہوتا ہے۔ بزرگوں کا احترام اللہ کا احترام ہے الحدیث

بر سیرت لطیف تو گفتار تو دلیل
بر نسبت شرف تو گردار تو گواہ
بارے دنیا رہو غمزدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو تم کہ بہت یاد رہو۔

قساوت قلبی :۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابعد الناس من اللہ القلب القاسی (دیلمی)
سخت دل والا آدمی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے رحم پسند کرتا ہے رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔

کرو مہربانی اہل زمیں پہ
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پہ

برائی چھوڑ جانا :۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابغض العباد الی اللہ من یقتدی ببیعة (دیلمی)
اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بدترین شخص ہے جس کی برائی کی لوگ اقتدا اور پیروی کریں۔
یعنی جو آدمی برائی چھوڑ گیا کہ بعد میں لوگ اس میں مبتلا ہوئے تو ان سب کا گناہ اس بانی پر ہوگا جیسے ظلم ہوا ہے۔ بے حیائی کے مراکز کھول فحش لٹریچر لکھنا اولاد کو گناہوں میں ڈال جانا وغیرہ ان گناہوں کا وبال مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

دینی مکاتب و مدارس کی فضیلت
اھل القرآن اھل اللہ :۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (خطیب بغدادی)
قرآن شریف والے اللہ والے ہیں (یعنی حفاظ قرآن) قرآن شریف پڑھنے والے پڑھانے والے حدیث کے بموجب دنیا کے بہترین انسان ہیں کاش ہمارے معاشرے کے ذہنی لیس ماندہ بھی اہل قرآن کی قدر کرتے۔ (تنبیل ترین)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابخل الناس من بخل بالسلام (دیلمی)
لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

ہمارے معاشرے میں بخیل اس کو کہا جاتا ہے جو مال کو خیر کے کاموں میں خرچ کرنے میں تنگی کرے حدیث میں بخل کے مفہوم کو مزید وسیع کر کے بتایا گیا کہ وہ شخص بھی بہت بڑا بخیل ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔ آدمی بسا اوقات سلام بڑائی کی وجہ سے نہیں کرتا اپنے

ہفت روزہ ختم نبوّت کے دفتر میں کمپیوٹر آگیا

قارئین ختم نبوت کے لئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے دفتر میں ایک اہل خیر کے تعاون سے شاہکار کمپیوٹر آچکا ہے۔ اس کی تنصیب کے بعد ہفت روزہ ختم نبوت کی کتابت کمپیوٹر کے ذریعے ہوا کرے گی۔ جس دوست نے کمپیوٹر مہیا کرنے میں خلوص اور ختم نبوت کے مشن سے قلبی لگاؤ کا اظہار کیا ہے۔ قارئین ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے آمین۔

ذہن میں برائی کا خناس بھرا ہوتا ہے تو وہ سلام کرنے میں اپنی توہین سمجھتا ہے حالانکہ سلام کرنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے نہ کہ شان میں کمی آتی ہے۔

شرک سے بیزاری

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابایعکم علی ان لا تسألوا الناس شیئا (طبرانی)

میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم کسی سے کچھ بھی نہ مانگا کرو۔

تشریح :۔ ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ ہر چیز اللہ سے مانگو خواہ نمک ہو یا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے لکڑی عصا گر جائے۔ آدمی جب اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ ضرور کھلتا ہے۔ مخلوق سے امیدیں وابستہ رکھنے والا پریشان ہی رہتا ہے

اللہ سے مانگنے میں عاجزی کرو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا (قضاعی)

اللہ سے مانگنے میں خوب روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو۔

تشریح :۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگے اگر رونا نہ آوے تو کم از رونے کی سی شکل ہی بنا لے۔ اللہ کو عاجزی مسکینی پہ پیار آتا ہے۔

عاجزی

:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ادم خلق من التراب و الیہ یصیر (دیلمی)

ابن آدم یعنی انسان مٹی سے پیدا ہوا اور مٹی ہی میں دوبارہ لوٹے گا۔

تشریح :۔ حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ انسان کو عاجزی کرنی چاہیے اگر کبھی غرور و تکبر پیدا ہو تو اپنی اصلیت پر غور کر کے توبہ کرے۔

مساجد کی تعمیر

:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابنوا المساجد واتخذوھا جما (بیہقی)

مسجدیں بناؤ اور گل کر بناؤ۔

تشریح :۔ مساجد اللہ کے گھر ہیں مسلمانوں کی اجتماعیت کا مرکز ہیں۔ شعائر اللہ میں شامل ہیں اس لیے مساجد کی تعمیر صرف مخصوص افراد کے ذمہ نہیں بلکہ سب مسلمانوں کو ان کی تعمیر کی فکر کرنی چاہیے۔ اور مساجد کی تعمیر میں خوب حصہ ملانا چاہیے۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو بکر و عمر منی بمنزلۃ السمع و البصر (ترمذی)

ابوبکرؓ و عمرؓ میرے لیے کان اور آنکھ کے درجہ میں ہیں

تشریح :۔ انسان کے بہت زیادہ قریب کان اور آنکھیں ہیں اسی طرح حدیث بالا میں فرمایا گیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ میرے بہت قریبی و گہرے دوست ہیں۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا کہ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اتباع کرنا۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا کہ یہ دونوں میرے وزیر و مشیر ہیں ایک اور حدیث میں ان دونوں کو جنتی قرار دیا گیا۔

علماء حق چراغ امت ہیں :۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اتبعوا العلماء فانھم سرج الدنیا و مصابیح الاخرۃ (فردوس دیلمی)

علماء کی اتباع کیا کرو بے شک وہ دنیا و آخرت کے چراغ ہیں۔

تشریح :۔ علماء دین انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ ان کے سینوں میں علوم نبوت ہیں اس لیے ان کا احترام دین کا احترام ہے۔ ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زمانہ سے پناہ مانگی ہے جس میں علماء کا احترام نہ ہوگا۔ ان کی دینی باتوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔

علم پر عمل

:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اتق اللہ فیما تعلم (ترمذی)

اللہ کی نافرمانی سے بچ جتنی تو اس کو جانتا ہے

تشریح :۔ بے عملی دو بنا پر ہوتی ہے ایک بد عملی بے عملی کی بنا پر ہوتی ہے اس کی گرفت و جوابدہی بھی اللہ کے ہاں بڑی سخت ہے۔

نشہ آور اشیاء سے ممانعت

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اجتنب الخمر فانھا مفتاح کل شر (بیہقی)

شراب پینے سے بچو بیشک وہ ہر برائی کی جڑ ہے

اجتنبوا کل مسکر (طبرانی)

ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرو

تشریح :۔ آدمی اور حیوان کا فرق دماغ و عقل کی وجہ سے ہے جب آدمی کے دماغ میں فتور آتا ہے تو اس کا پورا جسم معطل ہو جاتا ہے شراب چرس ہیروئن سے آدمی کا دماغ بے کار ہوش ٹھکانے نہیں رہتا اس لیے وہ ہر گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے شراب و نشہ آور اشیاء کے نقصانات مسلمانوں و کافروں دونوں کے نزدیک مسلمہ ہیں۔ شراب نوشی سے ملکوں کے ملک تباہ ہو گئے۔ شراب سے دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کا سبب ہے ۔ ●

چین میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا مقبرہ

از: تاؤ زونگھان و موسی یو چیتمان۔ ترجمہ اوئی یوئی

بیرون کینٹن شہر گوئی ہوا پہاڑی پر ایک قدیم مسلم درگاہ ہے۔ یہی حضرت سعد بن ابی وقاص کا مزار مبارک ہے جو جزیرہ نمائے عرب سے یہاں اسلام کا پیغام پہنچانے کے مشن پر وارد ہوئے تھے قدیم ترین مقبروں میں یہ مسلم مقبرہ بہت پرانا ہے جو چین اور مسلم دنیا کے روابط کا عکاس ہے اس مقبرہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری مسلمانوں اور چینیوں دونوں پر فرض ہے۔

ایک کتاب بعنوان "دور دراز دنیا کا عجیب علم" کی ساتویں جلد میں ابی وقاص کو اس وقت کی ٹانگ سو سلطنت کا سفیر بتلایا گیا ہے جن کی اس دربار میں بڑی قدر و منزلت تھی جو ان کی عظیم شخصیت کا پرتو تھی وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ماموں تھے۔ وہ جنت کا راستہ بتلانے والا قرآن لے کر آئے تھے۔ وہ تانگ خاندان کے دور میں ۶۳۳ عیسوی میں چین کے شہر چنگن تشریف لائے تانگ بادشاہ تائی زونگ نے ان سے مکالمات کیے اور انہیں ایک بڑا عالم فاضل شخص پایا لہٰذا اس نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ مسلمان تیزی سے یہاں بڑھنے لگے اسلام پھیلنے لگا تو بادشاہ نے مزید مساجد چین کنتنگ اور گورنگو میں تعمیر کروا دیں وانگسو نے عرب کی طرف جانے کے لیے بحری جہاز بھی دیا۔

چین کے ساحلی علاقوں میں ان دنوں خوب گہما گہمی رہتی تھی اور اسے علم کا منبع سمجھا جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تعلیم حاصل کرو خواہ اس کے لیے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے یہ اس ملک سے افادیت اٹھانے کا اشارہ تھا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عرب و ایرانی تاجر تجارت کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام کی غرض سے چین آئے ہوں۔ یہ مسلمان یہاں رہے اور اسی پہاڑی پر مدفون ہوئے۔ مقبرے کی مرمت کا کام بعد ازاں وقتاً فوقتاً ہوتا رہا یہ مقبرہ چورس اینٹوں کا بنا ہوا ہے۔ چاروں کونوں پر افروٹ کی طرح کا کام ہے چھت مدور یعنی نیم دائرہ محرابوں پر قائم ہے۔

باہر دیواروں پر فارسی کتبہ جات ہیں صرف جو چھوٹی کھڑکی ہے وہ چینی طرز پر بنی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی مرمت بعد میں ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں کیونکہ اس کی اصلی ہیئت برقرار ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مقبرے کے اندر اور باہر کتبے کندہ ہیں جو اب پھیکے پڑ گئے ہیں اینٹوں کا حجم و سائز بھی مشکل سے دیکھا جا سکتا ہے لہٰذا یہ بتلانا بھی مشکل ہے انہیں کب اور کیسے چھانگیا دیواری ڈھانچہ قدیم طرز تعمیر کا عکاس ہے اس سے پہلے چین میں تعمیراتی بیم کا رواج نہیں تھا جنگو میں بیم کے بغیر ایک بڑا ہال مسجد میں جس کا نام فینگو جنگ مسجد ہے البتہ تعمیر کیا گیا ہے بارش سے بچانے کے لیے مقبرہ کا چھجہ البتہ کنگ خاندان کے دور کی طرز تعمیر کی یاد دلاتا ہے دائیں بازو کے صحن سے مزار مقدس کی سمت مختلف نظر آتی ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

نعت شریف

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

کرم کی وہ نظر اے سید ابرار ہو جائے ۔۔۔ کہ میرا دل بھی نورِ عشق سے ضوبار ہو جائے
کچھ ایسا معجزہ پھر اے مرے سرکار ہو جائے ۔۔۔ یہ امت اپنے خوابِ جہل سے بیدار ہو جائے
کوئی تو ہے جگر ہم میں سے پھر فاروقؓ و حیدرؓ سا ۔۔۔ کوئی حمزہؓ کوئی خالدؓ کوئی عمارؓ ہو جائے
مرے ساقی عطا ہو جائے تھوڑی سی ۔۔۔ مئے کوثر کہ جس سے روح تک سرشار ہو جائے
تصور کر کے جب بھی گنبد خضرا کا میں بیٹھوں ۔۔۔ جمالِ روئے انور کا مجھے دیدار ہو جائے
وہ صبر و ضبط و حلم و عفو و صدق بر ملا تیرا ۔۔۔ تمنا ہے تری سیرت مرا کردار ہو جائے
خداوندا مدینے کی زمیں مدفن بنے میرا ۔۔۔ مرا سب کچھ نثارِ احمد مختار ہو جائے

مسئلہ خواتین

مغرب کی خدا بیزار تہذیب کی لہروں میں

از: حافظ محمد یونس سعدی جبردار

مغرب کی خدا بیزار تہذیب کی لہریں جب سے مسلم خواتین کو چھونے لگی اور بعد میں کچھ اس طریقے سے اثر انداز ہوئی کہ مسلم خواتین اسلامی معاشرے سے سینکڑوں میل دور چلی گئیں حتیٰ کہ اپنے مقام اور عزت و عظمت سے مزین اسلامی معاشرے کو چھوڑ کر مغرب کی خدا بیزار تہذیب کی لہروں کی نظر ہو گئیں۔

طلوع اسلام سے قبل عورتوں پر جو ظلم کئے جاتے ان کے تصور سے ہی انسانیت کا ذہن مفلوج ہو جاتا ہے۔

صنف نازک پر ہر قسم کا ظلم روا رکھا جاتا تاریخ گواہی دیتی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا۔ جانوروں کی طرح اس کی خرید و فروخت ہوتی اپنے مال و متاع میں بھی مردوں کے بغیر کوئی تصور نہیں کر سکتی تھی۔

صنف نازک کو قتل کر دینے کی صورت میں دیت اور قصاص میں وہ مردوں کے برابر نہیں تھی۔

نہ وہ کسی کی وراثت کی حقدار تھی نہ اسے کسی قسم کی وصیت کرنے کا حق تھا۔ عرب قبائل اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کو اپنا سماجی حق سمجھتے تھے۔ خود مغربی اقوام کے اندر یہ رائے تھی کہ عورت ذی روح ہی نہیں اس بارے میں یہ بھی اختلاف تھا کہ عورت بندگی کی بھی اہلیت رکھتی ہے کہ نہیں۔

رومی ادوار کے اندر ایک طویل عرصہ تک یہ مسئلہ بھی اختلافات کا موضوع بنا رہا کہ عورت انسان بھی ہے یا جانور کی طرح اور مخلوق۔

یہاں تک کہ عورت کو ایک نجس جانور قرار دے کر فیصلہ کیا گیا کہ اسے بات چیت کرنے کا بھی حق نہیں۔

جانوروں کی طرح اس کے منہ پر غلاف باندھا جائیگا۔

ہندوستان میں آج تک ستی کی رسم عام تھی اس رسم میں عورت کو شوہر کے مرنے کے بعد اسی لاش کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔

تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھئے صنف نازک کی مظلومیت سے بھرے پڑے ہیں مگر طلوع اسلام کے بعد عورت کو ایک عظیم الشان مقام دیا گیا۔

رہبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو تاریکی اور ظلم سے نکال کر عزت و عظمت شان و شوکت کا تاج پہنایا اس کی مظلومیت کا خاتمہ کیا معاشرے میں اعلیٰ ترین مقام عطا کیا۔

اسلام جس کو قبول کرنے کے لئے صحابہؓ کو کتنی سخت اذیتیں برداشت کرنا پڑی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ جب اسلام لائی تو حضرت عمر فاروق کو معلوم ہوا تو انہوں نے ہمشیرہ کو اس قدر مارا کہ پورا بدن لہولہان ہو گیا۔ لیکن انہوں نے صاف طور پر انکار کر دیا کہ ...... اگر تم مجھے قتل بھی کر دو گے تو تب بھی میں اسلام سے برگشتہ نہیں ہو سکتی غرض کہ اسلام کی بیٹیوں نے اسلام کے لئے ایسے ایسے ہولناک و وحشیانہ ظلم برداشت کئے جن کے تصور سے دل پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

افسوس صد افسوس آج پھر مسلم خواتین خدا بیزار تہذیب کی بڑے شوق سے تقلید کر رہی ہیں۔

شریعت کے من پسند آداب اور اخلاق پاکیزہ کو چھوڑ کر انہیں جیسی وضع قطع اختیار کر رہی ہیں۔

رونق خانہ بننے کے بجائے بازاروں پارکوں ہوٹلوں اور سینماؤں میں غیر اسلامی لباس پہنے ہوئے اسلامی تعلیمات کی دھجیاں بکھیرتی نظر آتی ہیں۔

غیر اسلامی غیر فطری اور باریک لباس پہن کر کفار کے ساتھ تشبیہ کی مرتکب ہو رہی ہیں۔

حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے :-

ترجمہ: جو کسی قوم کے عادات و اخلاق اپنائے وہ انہیں میں سے ہوتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں مغربیت پورا اثر کر چکا ہے۔

آج اسلامی جمہوریہ پاکستان یورپ یا مغربی ملک نظر آتا ہے۔

ایک یورپی نو مسلم خاتون اسلام قبول کر لینے کے بعد اسلامی نام کی مناسبت سے پاکستان کے دورے پر آئی۔ حالات دیکھنے کے بعد خواتین کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ :-

کتنے افسوس کی بات ہے کہ جس زہر کو ہم مغربی خواتین اگلتی ہیں وہ زہر مسلم خواتین چاٹ لیتی ہیں۔

کاش کہ ہماری خواتین قرآن کریم عظیم آسمانی کتاب کی ہدایات سے فیض یاب ہوتیں قرآن مجید میں انہیں... مسلمات. مومنات. قانتات. صادقات. صابرات. خاشعات. متصدقات. صائمات. حافظات اور ذاکرات کے اعلیٰ خطابوں سے نوازا ہے

اسلام نے صنف نازک کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے جس کا تصور ہی ناممکن تھا ہماری خواتین مغرب کی خدا بیزار تہذیب میں اس قدر گھر چکی ہیں جس سے واپسی کا تصور ناممکن اور ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

کچھ رہی سہی کسر باقی تھی تو وہ ہمارے اخبارات اور مجلات پریس اس کو مکمل کرنے میں یکسو ہو کر دن رات کوشاں ہیں۔

چند دن قبل یہ خبر آئی کہ پاکستان کے دارالحکومت میں چند خواتین نے دوپٹہ پالیسی کو ٹیلی ویژن سے ختم کیا جائے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ مطالبہ کر رہی تھیں کہ ٹی وی سے دوپٹہ پالیسی بالکل ختم کر دی جائے تعجب اس بات کا ہے کہ خود تو اسلامی تعلیمات کو دھکیل کر مغربیت کے جال کا شکار ہو گئیں۔

مگر جو خواتین آج تک ان سے دور ہیں انہیں بھی

اس جال میں پھنسانے کی گھناؤنی سازشیں ہو رہی ہیں۔ آج دوبارہ آزادی نسواں کے مذموم نعرے کو بلند کر کے صنف نازک کو جاہلیت اولیٰ میں لوٹانے کی ہرناممی ہو رہی ہے مسلم خواتین گھر کی دہلیز سے نکل کر استقبالیہ تقریبات مجالس کلبوں پارلیمنٹ اسمبلی ہال رقص وسرود ناچ گانے کی محافل کو چار چاند لگا رہی ہیں۔

علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا :-

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

وہی خواتین جن کو اسلام نے پستی سے نکال کر بلند و بالا مقام عطا کیا آج پھر تنزلی کی طرف لوٹ رہی ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں تہذیب اسلامی اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں اسی کے اندر قوم وملت کی فلاح کا راز مضمر ہے ورنہ جیسے آجکل مسلم قوم پر طرح طرح کے عذاب مسلط ہیں یہ صرف ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں۔

لڑکیوں کی تربیت

از: حضرت مولانا محمد آدم، لسٹر برطانیہ

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ :- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں، تو وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح ساتھ ہوں گے۔ —— راوی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں کو بالکل ملا کر دکھایا۔

تشریح :- فرمایا "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ" جو دو لڑکیوں کی پرورش کرے، محدثین نے لکھا ہے کہ وہ لڑکیاں خود کی ہوں یا کسی اور کی پھر ان کی پرورش کرے، دین پر چلائے، ان کی ضروریات کو پورا کرے چاہے دنیوی ضروریات ہوں یا اخروی ضروریات، پھر دین کے بارے میں ان کا خیال رکھے اور ان کو دین سکھائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنا سکھائے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور ان کی شادی کروا دے تو فرمایا یہ بندہ قیامت کے میدان میں اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح سے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں مبارک کو بالکل ملا کر دکھلایا یعنی جس طرح انگلیوں کے درمیان بہت فاصلہ نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی قیامت کے دن میرے قریب ہی ہوگا۔

میرے دوستو! یہ بہت سمجھنے کی بات ہے۔ آج ہم لوگ نماز کو دین سمجھتے ہیں، روزہ کو دین سمجھتے ہیں، حج کو دین سمجھا، عمرہ کو دین سمجھا، وظیفہ وظائف کو دین سمجھا اور بیشک یہ سب دین ہے اس میں کوئی انکار نہیں مگر اس کے ساتھ یہ چیزیں بھی دین ہیں لیکن یہ چیزیں ذہن میں بہت کم آتی ہیں اور اسی وجہ سے بعض اوقات سنن و مستحبات کو ادا کرنے میں مسلمان اتنا لگ جاتا ہے کہ فرائض کو ترک کر دیتا ہے۔ میرے بھائیو! یہ لڑکیوں کی تربیت اور ان کو دین پر چلانا فرائض میں سے ہے، حق تعالیٰ فرماتے ہیں "یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا" اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اب کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جوان لڑکیوں کو گھر میں چھوڑا اور عمرہ میں چلے گئے اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی بھی نہیں جو خاص طور پر ان کی دیکھ بھال کرے تو یہ خاک عمرہ ہوا؟ مسئلہ تو یہاں تک ہے کہ لڑکیاں اگر بالغ ہو جائیں اور ان کی عفت کا خطرہ ہے تو حج کو بھی آدمی نہیں جا سکتا حالانکہ حج فرض ہے بلکہ وہ جماعت کو بھی ترک کر دے اور گھر پر نماز پڑھے۔

میرے محترم دوستو اور بزرگو! دین کو دین کے طریقے پر سمجھنا چاہئے، آجکل یہ بات نہیں ہے بلکہ جس کو جو بات سمجھ میں آئی اس نے اس کو کھینچا۔ مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں بڑی اچھی مثال دی ہے کہ چند اندھے لوگ ہاتھی کو دیکھنے کیلئے گئے ان میں سے کسی نے ہاتھی کے پاؤں کو پکڑا، کسی نے ہاتھی کے کان کو پکڑا، اور کسی نے ہاتھی کی دم کو پکڑا اس کے بعد یہ سب اندھے ایک جگہ جمع ہوئے تاکہ ایک دوسرے سے پوچھے کہ ہاتھی کیسا ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاتھی ستون کی طرح ہوتا ہے اس لئے کہ اس نے پاؤں پکڑا تھا۔ دوسرے نے کہا کہ درخت کے پتے کی طرح ہے اس لئے کہ اس نے کان پکڑا تھا۔ تیسرے نے بولا کہ تم دونوں جھوٹے ہو اصل کہ ہاتھی تو ایسا ہوتا ہے کہ جیسے رسی اس لئے کہ اس نے دم پکڑی تھی۔ اصل میں بات یہ تھی کہ ان میں سے جس نے جو پکڑا اس نے وہ سمجھ لیا حالانکہ ہاتھی ستون جیسا بھی ہے اور درخت کے پتے جیسا بھی ہے اور رسی جیسا بھی ہے سب ملا کر ہاتھی بنا۔ اسی طرح دین بھی جو ہے سب فرائض و واجبات سنن وغیرہ ملا کر بنتا ہے۔ لہٰذا دین کو ماله وما علیہ کے ساتھ یعنی پورے دین کو سمجھنا چاہئے۔ اب لڑکیوں کو اچھی طرح دین پر پرورش کرنا کہ وہ دیندار بن جائے، ان کی عفت کی حفاظت رہے، ان کے ساتھ اپنا اتنا وقت گزارے کہ جب تک ان کی شادیاں نہ ہو جائے وہاں تک ہم کو اطمینان نہ ہو۔ آدمی کو چاہئے کہ اپنے ساتھ سفر میں لے جائے اگر کوئی سنبھالنے والا نہیں۔ یوں نہ سمجھے کہ اتنا کرایہ اور ٹکٹ ہوگی نہیں بلکہ اتنا کرایہ سارا ثواب میں جائے گا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ہندوستان سے

انٹرویو آیا تو اکیلی لڑکی کو بھیج

دیئے ہیں، کتنی نافرمانی کر دی کہ ایک نوجوان لڑکی کو اکیلے بغیر محرم کے ہم نے ہندوستان بھیج دیا کہ جو چاہے وہ کرے۔ استغفر اللہ

میرے دوستو! لڑکیاں بہت بڑی دولت ہیں۔ (آگے نمبر ٢)

دولت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی لڑکیاں تھیں تو ہمارے یہاں بھی لڑکیاں ہیں اور یہ لڑکیاں قیامت میں چمک جانے کا سبب ہے ناراض نہ ہونا چاہئے۔ بعض لوگ اتنا منہ کر دیتے ہیں۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک دولت دی؟ یعنی لڑکیاں تو ہم اس پر محنت کریں گے اور پھر جنت حاصل کریں گے۔

خوب یاد رکھو کہ لڑکیوں کی حفاظت کرنا، ان کی پرورش کرنا ان کو دین سکھانا، ان کی عفت و پاک دامنی کی حفاظت کرنا یہ سارا کا، ارادین میں داخل ہے۔ اب ہمارے بزرگوں کے پرائیویٹ اسکول میں ۲۰ خرچ

ہوجاتے ہیں اور گورنمنٹ اسکول

میں مفت مل جاتا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا پیسہ جا رہا ہے۔ نہیں! بلکہ یہ سب راہ خدا میں جا رہا ہے۔ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تو صدقہ غریبوں کو دیتا ہے اس میں اتنا ثواب نہیں جتنا تو اپنی لڑکی کو پیسے دے کر پرائیویٹ اسکول میں

اس لئے بھیج رہا ہے کہ لڑکی کی عفت باقی رہے۔ اس اس میں ثواب بہت ہے، اگر آپ کو لڑکیوں کے دین کے واسطے رقم خرچ کرنے میں دشواری ہو تو سب صدقہ، نفل و مستحبات چھوڑ دو۔ ہاں! فرائض جیسے زکوٰۃ اور واجبات جیسے صدقہ فطر اور قربانی کو ادا کر کے باقی سب رقم لڑکیوں پر خرچ کرو، آج کل ہمارے ذہن میں یہ چیز آتی ہی نہیں۔ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ خوب صدقہ نفل وغیرہ دیا اور خود کی لڑکیاں حیوانوں کی طرح اسکولوں میں پھر رہی ہیں۔ خود کی لڑکیوں پر دین کے واسطے رقم خرچ کرنے کو ثواب سمجھتے ہی نہیں حالانکہ یہ جنت میں لے جانے کی چیز ہے کیونکہ ہم اسکول فیس دے رہے

ہیں وہ انگلش تعلیم کے لئے نہیں دے رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں سولہ سال تک جو اسکول ضروری ہے تو اس کی وجہ سے ہماری بیٹی کی عفت باقی رہے، لیکن اس کو دین سکھلے تو نہ:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹیوں سے بہت محبت تھی۔ حضرت فاطمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے گھر سے آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے تھے اور سر پر ہاتھ پھیرتے محبت کرتے وغیرہ۔ سر پر تو ہم بھی ہاتھ پھیر لیتے ہیں

لیکن ہماری محبت اور ہمارا ہاتھ پھیرنا ایسا ہے کہ ایک آدمی جنگل میں ناشتہ کر رہا تھا اور راستے میں وہاں کتا آکر بیٹھ گیا، بالکل بھوکا کہ ابھی مرے، اور اس کی زبان نکلی ہوئی ہے۔ اب یہ شخص کتے کی تکلیف کو دیکھ کر رونے لگا۔ کھاتا جاتا ہے اور روتا جاتا ہے۔ دوسرا شخص وہاں سے گذر رہا تھا اس نے اس سے سوال کیا کہ تو کیوں رو رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ دیکھو یہ کتا کتنا بھوکا ہے، مرنے کے قریب ہے تو آنے والے شخص نے کہا کہ اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا پھینک دو! تو اس نے جواب دیا کہ نہیں! آنسو تو بہا سکتا ہوں یہ مفت میں ہے لیکن روٹی کا ٹکڑا نہیں دے سکتا۔ بس ہمارا حال بھی یہی ہے کہ بچیوں سے محبت تو کی لیکن خشک محبت۔ اب فیکٹریوں میں لڑکیوں کو بھیج دیا۔ صبح سے شام تک کام کر کے کما کر لاتی ہے۔ خاک نہیں ڈالو ایسی کمائی کو۔ پیشہ کیا کام کا۔ لڑکیوں کے پاس کام کرانے کے طریقے ہیں کوئی منع نہیں کرتا لیکن یہ کیا کہ صبح جاتی ہے شام کو آتی ہے کوئی پتہ نہیں اور یہی اسکولوں کا معاملہ ہے صبح جاتی ہے شام کو آتی ہے۔ کچھ معلوم نہیں کیا ہو رہا ہے۔ اسکولوں میں کیا کیا کر کے آئی؟ کس کس لڑکے کے ساتھ گھوم کے آئی؟ کچھ معلوم ہے؟ لڑکیوں کی حفاظت کرو۔

میرے دوستو! بچیوں کو بڑا کرنا اور ان کو دین پر رکھنا یہ سب ثواب اور جنت کمانے کا سبب ہے اور پیسہ خرچ کرنے سے تم غریب نہیں ہوجائیں گے بلکہ خداوند قدوس کی غیبی مدد ہوتی ہے۔ اگر بچوں کو ناجائز راستہ پر نہ لگاؤ گے اور اسکول کی فیس ادا کرو گے تو کیا ہو جائے گا غریب تھوڑے ہو جائیں گے! اللہ تعالیٰ راستہ کھولنے والے ہیں۔ فرمایا "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا" جو اللہ سے ڈر کر چلیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستے نکال دینگے۔

لیکن میرے دوستو کچھ فکر کرنے کی ضرورت ہے ورنہ یوں ہی اپنی بالغ بچیوں کو اسکولوں میں بھیج دیا تو ان کا کیا ہوگا۔ بالکل مخلوط تعلیم ہے، اور میں نے عجیب حال سُنا ہے، اسکولوں میں ناچنا، کودنا، ننگے ہو کر نہانا وغیرہ آخر مسلمانوں کی طبیعت کیسے گوارا کر سکتی ہے؟ کیا ان کو غیرت نہیں؟ اور ایسے وقت میں ملک کو چھوڑ دینا فرض ہے جبکہ اپنی اور اپنی اولاد کے دین کو نہیں سنبھال سکتے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا" یعنی وہ لوگ کہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے اس حالت میں کہ انھوں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے، وہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں ہم کمزور تھے، پھر فرشتے کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ وہاں ہجرت کر کے چلے جاتے سو ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری جگہ ہے۔ تو اللہ کے فضل و کرم سے ہجرت کی بات نہیں آئی ہے۔ ہم اپنے بچوں کی حفاظت کر سکتے ہیں اور یہاں تک گورنمنٹ آپ کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔ یہ قانون میں داخل ہے لیکن ہم کو قانون کی کیا فکر، ہمیں تو مرغی، بریانی کی فکر۔ بس کھانے پینے میں پڑے ہیں۔ فکر ہی کیا ہے۔ پیسہ کماؤ اور جمع کرو اور مال ہو جائے تو بینک میں کتنے پیسے وہ دیکھو۔ دوستو! اپنی زندگی میں اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالو۔ ایسا نہیں کہ آپ بچا اور جمع کر سکو گے۔ ضروریات دین پوری ہو جانے کے بعد بچاؤ، میں نے آپکو طریقہ بتلا دیا کہ زکوٰۃ، فطرہ، قربانی ان چیزوں کو نکال کر باقی رقم اپنے بچوں اور بچیوں کے دین کے لئے خرچ کرو۔ اور دین کے کسی کام کی اجازت نہیں ملتی جبکہ آدمی اپنی بچیوں کی حفاظت نہیں کر سکتا اور صرف بچیوں کو گھر میں چھوڑ کر سفر کے لئے جا ہی نہیں سکتے اور صرف عورت کے بھروسہ پر نہ چھوڑو اس لئے کہ وہ اتنی پکی نہیں ہے کہ اس کو بچا لے گی۔ ہاں دیکھو اگر عورت میں اتنا دین کا جذبہ اور قوت و طاقت ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی حفاظت کر سکتی ہے تو اس کے بھروسہ پر آپ چھوڑ سکتے ہو۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ دیکھو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پیاری روایت ہے اس کو پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے کہ یا اللہ! گھر میں بیٹھے ہوئے بچیاں ہماری اس کے ساتھ محبت بھی ہے، اور ہم ان کی پرورش کریں دین پر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا کہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو گیا تو وہ بالکل آباد ہو گیا، اب پھر کس چیز کا خطرہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

یادِ رفتگاں

حضرت مولانا عبدالستار توحیدی رحمۃ اللہ علیہ

حق گوئی و بے باکی ان کا طرۂ امتیاز تھا

تحریر: صاحبزادہ عبدالغفار غفاری، راولپنڈی

حضرت مولانا عبدالستار صاحب توحیدیؒ کی پیدائش بمقام بھتراں شریف ضلع راولپنڈی میں ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۸ء کو ہوئی اصل آبائی وطن موضع حطار ضلع چکوال تھا۔ والد محترم کا نام قاضی غلام ربانی مرحوم تھا آپ کے والد گرامی علاقہ کی معروف شخصیت تھے مولانا توحیدی مرحوم کا تعلق عظیم علمی خانوادہ سے تھا یہ شروع ہی سے خاندانی طور پر علماء اولیاء و قاضی خاندان چلا آرہا ہے۔

شیخ الحدیث دارالعلوم ڈھابیل "بھارت" مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی جیسے علماء انہی کے خاندان کے فیض یافتہ تھے۔ مولانا توحیدی کا گاؤں بھتراں شریف تھا جو ہزارہ" میں قدیم زمانہ میں بڑا دینی درس رہ چکا تھا جہاں مولانا مرحوم کے دادا بھائی قاضی رسول احمد جو وقت کے ولی کامل تھے۔ استاذ تھے جہاں ہزاروں علماء نے فیض حاصل کیا اسی وجہ سے مولانا توحیدی مرحوم کے گاؤں بھتراں کے نام سے موسوم "صرف بھترالوی" بڑی مشہور رہی ہے اور کچھ عرصہ قبل مدارس میں زیر تعلیم رہی ہے یہ ان کے دادا بھائی قاضی غلام رسول مرحوم کی تحریر کردہ تھی۔

ابتدائی تعلیم: مولانا عبدالستار توحیدی مرحوم نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی آبائی دینی مدرسہ بھتراں شریف میں اپنے دادا بھائی قاضی رسول احمد مرحوم سے حاصل کی جب کہ موضع چکڑی کے سکول میں مڈل پاس کیا محترم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مڈل تک دنیاوی تعلیم کر لینے کے بعد والد صاحب قاضی غلام ربانی مرحوم نے سکول کی تعلیم چھڑا دی اور گھوڑی پر سوار کر دیا اور گھوڑی کی لگام خود والد صاحب نے پکڑ لی اور پیدل ساتھ چل پڑے اور دین پڑھنے کے لیے قریب کے مدرسہ میں داخل کروا دیا اور مستقلاً دینی تعلیم شروع کروائی۔

دینی فنون کی کتب کی تعلیم کے لیے اپنے علاقہ کے گرد و نواح کے دینی مدارس میں زیر تعلیم رہے جن میں موضع ریشی تلہ گنگ قاضی محمد عابد مرحوم، "دھوہڑہ کڈ کھتی" تحصیل چکوال، موضع ملہوال ضلع اٹک میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے عظیم شاگرد مولانا نور محمد صاحب مدظلہ قابل ذکر ہیں۔

دورہ حدیث شریف، فقہ و ادب کی تعلیم: مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور "بھارت" میں حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لیے "ڈھابیل" تشریف لے گئے شیخ الحدیث علامہ شبیر احمد عثمانی مولانا محمد یوسف بنوری شیخ الحدیث مولانا زکریا مرحوم سے حدیث شریف پڑھی۔

دورہ حدیث کے بعد شیخ التفسیر عارف باللہ مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تفسیر قرآن پڑھی شیخ التفسیر مولانا حسین علی سے بھی اکتساب فیض کیا۔

سلسلہ بیعت: دورہ حدیث کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کا سلسلہ شیخ الحدیث شیخ العرب والعجم و تحریک جنگ آزادی کے عظیم راہنما مولانا حسین احمد مدنی سے قائم کیا۔ اور دارالعلوم دیوبند میں ان سے بیعت ہوئے۔ اور مستقل ان کی روحانی تربیت میں رہے اسی روحانی تربیت کا اثر تھا کہ مولانا توحیدی مرحوم حقیقتاً "انگریز دشمن" تھے اور اسی وجہ سے انگریزی زبان کے شدید مخالف تھے۔ اپنی تمام اولاد کو سکول کی مروجہ تعلیم سے محروم رکھا۔ ساری زندگی اپنے پیر و مرشد مولانا مدنی سے حاصل کردہ تربیت میں گذاری۔ انگریزی لباس، انگریزی زبان، انگریزی تہذیب کے سخت خلاف رہے۔

سیاسی تربیت: سیاسی تربیت بھی جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی راہنما و پیر و مرشد مولانا مدنی سے حاصل کی اور تقسیم برصغیر سے قبل جمعیۃ علماء ہند مجلس احرار اسلام سے منسلک رہے اور تحریک آزادی ہند میں کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۲ء میں بانی پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قیام کے لیے طلب کردہ پہلے اجلاس ملتان میں شریک ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہو گئے۔ تاوفات سیاسی طور پر پاکستان میں نفاذ اسلام کے لیے جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہے اور جمعیۃ کے اہم مناصب پر فائز رہے۔

قائدین جمعیۃ علماء اسلام مولانا احمد علی لاہوری مولانا عبداللہ درخواستی مولانا غلام غوث ہزاروی مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کا انہیں بھرپور اعتماد حاصل رہا اس کے ساتھ ساتھ راولپنڈی میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ کے ساتھ مذہبی و مسلک علماء دیوبند و توحید و رسالت کی اشاعت شرک و کفر کے خلاف مل کر نمایاں خدمات سرانجام دیں علماء عوام میں مولانا عبدالستار توحیدی کو شیخ القرآن کا دست راست سمجھا جاتا تھا حضرت شیخ القرآن مرحوم بھی ہر اہم ضروری کام و تحریک کے لیے مولانا توحیدی سے مشورہ کرتے تھے۔

مولانا مفتی محمود، مولانا غلام اللہ خان صاحب

کو زیب لانے میں مولانا توحیدیؒ کا کردار ہے

بیک وقت سیاست و مذہب کیلئے سرگرم عمل

اس اعتبار سے انہیں جہاں مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزاروی کا اعتماد حاصل تھا اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا سیاست میں وہاں انہیں کرنے مذہبی راہنما مولانا غلام اللہ خان صاحب کا بیک وقت اعتماد حاصل تھا۔ مذہب و سیاست دونوں کو انہوں نے برابر اہمیت دی۔ کفر و شرک کے خلاف میدان میں مولانا غلام اللہ خان کے ساتھ تھے۔ اور میدان سیاست میں وقت کے فرعونوں کے خلاف مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا ہزاروی کے شانہ بشانہ جدوجہد کرتے رہے۔ دراصل ان کے پیش نظر دین تقاضے تھے جس شعبہ میں دینی ضرورت محسوس کی وہ بے خطر میدان میں کود پڑے شرک و کفر کے خلاف تو ننگی تلوار انہیں کہا جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ خود شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے توحیدی کا خطاب دیا۔ تادمِ وفات انہیں مولانا عبدالحکیم توحیدی کے انہیں نام سے دنیا نے یاد کیا۔

پاکستان میں وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد فیصل آباد، جھنگ، مری اور راولپنڈی ڈھیری حسن آباد کے بعد بالآخر مرکزی جامع مسجد حنفیہ چوک نیا محلہ میں تادمِ وفات امامت و خطابت کی خدمات سرانجام دیں۔

دینی تحریکات میں حصہ

قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار اسلام کی معرفت تحریک ختم نبوت میں حصہ لیتے رہے قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس کی پاداش میں انہیں جیل میں ڈالا گیا ملتان میانوالی کوٹ لکھپت، لاہور میں آپ کو رکھا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے رفیق سفر تھے۔ اور جیل میں ساتھ رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی گرفتار کر لیے گئے راولپنڈی کے دیگر علماء کے ساتھ پابند سلاسل رہے علاوہ ازیں صدر ایوب کے دورِ آمریت میں جب اس نے چین کے صدر کی آمد پر لڑکیوں کا ڈانس کروایا تھا اس کے خلاف آواز اٹھائی جس پر آپ کو ضلع بدر کر دیا گیا ذوالفقار علی بھٹو دور میں تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی نمایاں کردار ادا کیا اور اس میں جیل جانے کا شرف حاصل کیا۔ محرم الحرام کے مہینہ میں دو ماہ تک پنجاب کے اکثر اضلاع اور صوبہ سرحد کے بعض اضلاع میں داخلہ کی پابندی ہمیشہ رہی۔

آخر اس مرد مجاہد کا جنازہ جامع مسجد حنفیہ چوک نیا محلہ راولپنڈی سے ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے اٹھا نمازِ جنازہ لیاقت باغ کے وسیع میدان میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں ہزاروں افراد کے علاوہ ملک کے جید علماء کرام مولانا حسن جان مولانا محمد خان شیرانی مولانا محمد صدیق شاہ ایم این اے سینیٹر مولانا حافظ حسین احمد، چیئرمین بلدیہ چنیوٹ مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا پیر سیف اللہ خالد کے علاوہ ملک بھر کے علماء نے شرکت کی۔ جنازہ کا جلوس دیدنی تھا ہر آنکھ اشکبار تھی۔

مولانا مرحوم کے پسماندگان

نرینہ اولاد میں ۱۰ صاحبزادے جن میں پانچ عالم ہیں خطیب و امام ہیں مولانا محمود الحسن مولانا حسین علی مولانا ابوبکر صدیق مولانا عبدالغفار غفاری مولانا عمر فاروق فاروقی حافظ رشید احمد چار چھوٹے صاحبزادے زیر تعلیم ہیں جبکہ

باقی صفحہ ۲۹ پر

یہ سب اترے گا؟

اصلاح معاشرہ

محمد اقبال تاکے

فضول خرچی اور اسراف کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرے اس کے ایک دوسرے معنی بھی ہیں جن سے عام طور پر بے توجہی برتی جاتی ہے۔ وہ ایسی بے ضرورت، بے جا یا بے محل خرچ کرنا شادی بیاہ اور رسم و رواج میں محض نام و نمود شہرت اور قرابت داروں اور رشتہ داروں کے لیے وقتی خوشی کے لیے جو ہزاروں روپیہ لٹایا جاتا ہے۔ وہ اسی قبیل سے ہیں اس بے جا مصرف پر زندگی بھر کی پونجی لٹا دی جاتی ہے ہر ممکن جگہ سے اور طریقہ سے رقم حاصل کی جاتی ہے غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عین دوران جنگ خلیجی ممالک میں ملازمت کے لیے تشریف لے گئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھوکے پیاسے رہ کر سال بھر میں تقریباً ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جب چھٹی پر وطن آئے تو بہن کی شادی مقرر ہو چکی تھی جس کا بجٹ والدین نے ایک لاکھ روپیہ کا بنا لیا تھا۔ وہ پوری رقم اسی میں جھونک دی گئی رشتے دار چاہے خوش ہو گئے ہوں لیکن معاشرہ کے اس رسم و رواج کے تلخ تجربہ کا سترہ جگر کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا ایسے کروڑہا روپیہ اپنے ہاتھوں لٹائے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کو اپنی بربادی کا کوئی احساس نہیں

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اور اسراف

میرٹھ میں ایک دفعہ استنجے کے لیے حضرت شیخ الاسلامؒ نے ڈھیلا تلاش کیا ایک صاحب نے پیش کیا جو کچھ بڑا تھا حضرت نے فرمایا بھائی ہر چیز میں اسراف ہے۔ ضرورت تو اس سے چھوٹے سے بھی پوری ہو جاتی۔

پاکستان کے کسی ساحلی مقام پر صبح کے وقت وضو کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو لوٹا مانگا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت وہیں دریا کے کنارے پر ہی تو جانا ہے لوٹا کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا کیسے اندازہ ہو کہ پانی کتنا خرچ ہوا۔ ہر چیز میں اسراف ہے۔

بھارت میں مسلم آبادی پر ایک نظر

۱۹۵۱ء سے ۱۹۹۱ء تک

تحریر: ڈاکٹر مطیع الرحمٰن
ترجمہ و تلخیص: منصور علی خاں کاردار

جنوبی ایشیا میں ہندوستان بہت بڑا ملک ہے۔ جس کا رقبہ ۳۲۸۷۲۶۳ مربع کلو میٹر اور آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۸۴۴۳۲۴۲۲۲ ہے۔ تازہ نیم سرکاری تخمینوں کے مطابق آبادی ۸۷ تا ۸۹ کروڑ ہے۔ اس کی سرحد ۱۵۲۰۰ کلو میٹر اور ساحل ۷۵۱۶ کلو میٹر ہے۔ رقبے کے لحاظ سے بھارت دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ملک اور آبادی میں چین کے بعد دوسرا سب سے بڑا ملک ہے۔

ملک کی کثیر آبادی مختلف حصوں میں یکساں طور پر پھیلی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ مختلف علاقوں کے مختلف حالات کی وجہ سے ناہموار طریقہ سے کہیں ہلکی اور کہیں بہت گھنی ہے۔ اس کا انحصار زمین کی زرخیزی، بارش کی کثرت یا قلت، آبپاشی کی سہولت اور مواصلات جیسے مختلف عوامل اور محرکات پر ہے۔ بھارت میں آبادی بلحاظ رقبہ کا اوسط ۲۶۷ افراد فی مربع کلو میٹر ہے، لیکن الگ الگ ریاستوں میں یہ اوسط کہیں کم اور کہیں بہت زیادہ ہے۔ جیسے مغربی بنگال میں آبادی بہت زیادہ گھنی ہے اور وہاں فی مربع کلو میٹر آبادی کا اوسط ۷۶۶ ہے۔ کیرالا میں ۷۴۹، فی مربع کلو میٹر بہار میں ۴۹۷ فی مربع کلو میٹر اور یوپی میں اوسط ۴۷۳ فی مربع کلو میٹر ہے۔ اس کے بعد تامل ناڈو میں ۴۲۸ اور میگھالیہ میں صرف ۷۸، ناگالینڈ میں ۷۳، سکم میں ۵۷ میزورم میں ۳۳ اور اروناچل پردیش میں صرف ۱۰ ہے۔

زرخیز اور ساحلی میدانوں والی ریاستوں کی آبادی خشک ریگستانی اور جنگلاتی ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مختلف مذاہب کے ماننے والوں اور فرقوں کی آبادی اور تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ اندازہ یہ ہے کہ اس بارے میں اعداد و شمار ۱۹۹۳ء کے آخر تک معلوم ہو سکیں گے۔ ملک کی آبادی میں اضافہ کا تناسب ۱۹۶۱ء میں ۲۱.۵۱ فیصد، ۱۹۷۱ء میں ۲۴.۸۰ فیصد، ۱۹۸۱ء میں ۲۴.۶۶ فیصد اور ۱۹۹۱ء میں ۲۳.۵۶ فیصد تھا۔ مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ۱۹۶۱ء میں ۲۵.۶۱ فیصد، ۱۹۷۱ء میں ۳۰.۸۵ فیصد اور ۱۹۸۱ء میں ۳۰.۵۹ فیصد تھا۔ مسلم آبادی میں اضافہ کا تناسب ملک کی مجموعی آبادی میں اضافہ کے تناسب سے ۵ فیصد زیادہ رہا ہے۔

۱۹۸۱ء میں بھارت کی مسلم آبادی ۷۵۵۱۲۳۸۹ (۷ کروڑ ۵۵ لاکھ، ۱۲ ہزار ۳ سو ۸۹) تھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے تخمینے کے مطابق مسلمانوں کی آبادی ۹۶۶۵۵۹۲۲ (۹ کروڑ ۶۶ لاکھ ۵۵ ہزار ۹۲۲) ہوگی۔ پاکستان، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے بعد بھارت میں مسلمانوں کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۸۱ء تک بھارت میں مسلمانوں کی آبادی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی متوقع آبادی، اضافہ کی شرح اور مجموعی آبادی میں ان کے تناسب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	آبادی	شرح اضافہ
۱۹۵۱ء	۳,۵۴,۳۲,۲۸۴	—
۱۹۶۱ء	۴,۶۹,۴۰,۷۹۹	۲۵.۶۱
۱۹۷۱ء	۶,۱۴,۱۷,۹۳۹	۳۰.۸۵
۱۹۸۱ء	۷,۵۵,۱۲,۳۸۹	۳۰.۵۹
۱۹۹۱ء	۹,۶۶,۵۵,۹۲۲	۲۸.۰۰

مسلمانوں نے ہمیشہ زرخیز علاقوں میں سکونت پذیر ہونے کو ترجیح دی ہے اور وہ شمالی ہند میں دریاؤں کے آس پاس نشیبی زمین اور مغرب اور جنوب مغرب کے ساحلی میدانوں میں آباد ہوئے۔ انھوں نے پہاڑی علاقوں بلند مقامات اور جنگلاتی خطوں میں سکونت کو پسند نہیں کیا۔ مسلم آبادی کی اکثریت، گجرات کے ضلع بناس کنٹھا کے جنوبی حصہ، مدھیہ پردیش کے شمالی حصہ، یوپی کے للت پور اور سون بھدر اضلاع، وسطی بہار، مغربی بنگال کے ضلع بیربھوم اور مرشد آباد، آسام میں کریم گنج اور کچھار اضلاع اور منی پور ریاست کے شمالی حصہ میں پائی جاتی ہے۔

شمالی ریاستوں مدھیہ پردیش، بہار اور مغربی بنگال کی مضبوط پٹی میں کثیر مسلم آبادی موجود ہے۔ ہندوستان کی کل مسلمان آبادی میں سے آدھی سے زیادہ (۶۲.۷ فیصد) انہی تین ریاستوں میں ہے اور مجموعی مسلم آبادی میں ۱/۵ زیادہ چار جنوبی ریاستوں کیرالا، آندھرا پردیش، کرناٹک اور تامل ناڈو اور مرکزی علاقہ پانڈیچری میں ہے۔ چار مغربی ریاستوں راجستھان، گجرات، مہاراشٹر اور گوا اور دو چھوٹے مرکزی علاقوں دمن و دیپ اور دادرا نگر حویلی میں مجموعی مسلم آبادی میں سے ۹.۴۳ فیصد اور ۵.۰۱ فیصد سات شمال مشرقی ریاستوں میں ہے۔ مسلمانوں کی پانچ آبادی دو مشرقی ریاستوں اڑیسہ اور مدھیہ پردیش میں ہے اور یہ تناسب کل مسلم آبادی میں ۳.۸۷ فیصد ہے۔ کیرالا کے مالابار ساحل اور مدھیہ پردیش میں نمایاں ہے جنوب میں کرناٹک کے شہر بنگلور تک خاصی مسلم آبادی موجود ہے۔

مدھیہ پردیش کے علاقہ چھتیس گڑھ اور دنڈکارنیہ اور اڑیسہ مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کے متصل علاقوں اور آندھرا پردیش کے مشرقی علاقہ میں مسلمانوں کی تعداد مقابلۃً سب سے کم ہے۔

ملک کے پہاڑی اور قبائلی علاقوں میں مسلمان زیادہ نفوذ نہیں کر سکے، کیونکہ یہ مقامات متعلقہ ریاستوں کے دارالحکومتوں

سے بہت دور ہیں اور گھنے جنگلات اور دشوار گزار راستوں کی وجہ سے ان تک رسائی بہت مشکل ہے ان علاقوں میں مسلم آبادی ان کی مجموعی آبادی کا زیادہ سے زیادہ صرف ایک فیصد حصہ ہے، ملک کے جن دوسرے علاقوں میں مسلم آبادی بہت قلیل ہے، ان میں شمال کے علاقے پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش، یوپی کے پہاڑی مقامات اور شمال مشرقی ہند میں ارونا چل پردیش، ناگالینڈ، میزورم اور میگھالیہ، آسام اور منی پور کے کچھ حصے شامل ہیں۔

پنجاب اور ہریانہ میں مسلم آبادی کے

فی صد تناسب	اصل اضافہ
۹٫۶۱	—
۱۰٫۷۰	۰٫۷۹
۱۱٫۲۱	۰٫۵۱
۱۱٫۳۵	۰٫۴۱
۱۱٫۴۵	۰٫۱۰

قلیل تناسب کا سبب ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کا اجتماعی نقل وطن ہے۔ اس انتقال آبادی سے پہلے کانگڑہ ضلع (ہماچل پردیش) کو چھوڑ کر موجودہ ہریانہ ریاست میں مسلم مسلمان آبادی کا تناسب ۱۵ فیصد سے ۳۳ فیصد تک اور موجودہ ریاست پنجاب میں ۳۲ فیصد سے ۵۰ فیصد تک تھا۔

یوپی

یوپی رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان کی چوتھی سب سے بڑی ریاست ہے، مگر اس کی آبادی مدھیہ پردیش سے دوگنی ہے، جو رقبہ کے لحاظ سے ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ یوپی ہندوستان کی سب سے اہم ریاست ہے۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۱۳۹۰۳۱۱۳۷ ہے۔ آبادی کا تناسب ۴۷۳ افراد فی مربع کلومیٹر ہے اور اس کے کل اضلاع ۶۳ ہیں۔ اس ریاست میں مسلمانوں کی آبادی سب سے زیادہ ہے اور ہر ایک ۱۰۰ میں ۲۴ مسلمان اسی ریاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۸۱ء تک اس ریاست میں مسلم آبادی اور ریاست کی کل آبادی میں مسلمانوں کا تناسب حسب ذیل رہا ہے۔

سال	آبادی
۱۹۵۱ء	۹۰۲۸۹۹۲
۱۹۶۱ء	۱۰۷۸۸۰۸۹
۱۹۷۱ء	۱۳۶۷۶۵۳۳
۱۹۸۱ء	۱۷۶۵۷۷۳۵

۱۹۷۱ء کی مردم شماری میں یوپی کی آبادی میں ۲۵٫۴۱ فیصد اضافہ ہوا اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں یوپی کی مسلم آبادی میں ۲۹٫۱۱ فیصد اضافہ ہوا۔ اندازہ یہ ہے کہ یوپی کی مسلم آبادی میں ۳۰٫۰۰ فیصد اضافہ سے ۱۹۹۱ء میں یوپی کی مسلم آبادی ۲۲۹۵۵۰۵۵ ہوگی۔ یوپی کے چار اہم اضلاع جہاں مسلم آبادی سب سے زیادہ ہے، مندرجہ ذیل ہیں

	آبادی ۱۹۷۱ء	فی صد تناسب
مراد آباد	۹۳۶۶۶۸	۳۸٫۱۵
سہارنپور	۶۳۹۱۷۰	۳۱٫۱۷
بجنور	۵۴۹۲۸۲	۳۶٫۹۶
رام پور	۴۱۲۳۹۵	۴۵٫۷۹

ضلع رام پور میں مسلم آبادی کا تناسب قلیل ترین (۵٫۴۱ فیصد) اور ضلع باندہ میں ۵٫۵۱ فیصد ہے۔

مغربی بنگال

مسلم آبادی کے لحاظ سے مغربی بنگال ہندوستان میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کا کل رقبہ ۸۸۷۵۲ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی ۶۷۹۸۲۷۳۲ ہے۔ فی مربع کلومیٹر آبادی سب سے زیادہ یعنی ۷۶۶ افراد ہے۔ پورے ملک کے مسلمانوں کی آبادی میں یہاں کی مسلم آبادی کا تناسب ۱۷ فیصد ہے۔ ۱۹۵۱ء میں مغربی بنگال کی مسلم آبادی ۵۱۱۸۲۶۸ اور آبادی میں تناسب ۱۹٫۴۶ فیصد تھا۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی میں اضافہ کی شرح ۳۰ فیصد تھی اور اندازہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی بڑھ کر ۱۱۷۴۳۳۵۹ ہو جائے گی۔

ہندوستان کے نو اضلاع میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، جن میں سے چھ جموں وکشمیر کی ریاست میں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں بارہ مولہ، اننت ناگ، سرینگر، پونچھ، ڈوڈہ اور راجوری، باقی تین مسلم اکثریتی اضلاع میں مرشد آباد، مغربی بنگال میں ملاپورم کیرالا میں اور بحیرہ عرب کا دیپ شامل ہے جو مرکز کے زیر انتظام علاقہ ہے۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کے ۱۳ اضلاع مسلم اکثریت ہوں گے۔ پورے ملک کے کل اضلاع کی تعداد بڑھ کر ۴۶۶ ہو گئی ہے۔

مغربی بنگال کے ضلع مرشد آباد میں ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۱۲۵۷۴۰۷ تھی اور کل آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۵۸٫۶۷ فیصد تھا۔

بہار

ہندوستان میں بہار تیسری ایسی ریاست ہے، جہاں مسلمانوں کی آبادی سب سے زیادہ

فی صد تناسب
۱۳٫۴۸
۱۳٫۶۳
۱۵٫۳۸
۱۵٫۹۳۔

ہے۔ بہار، یوپی اور مغربی بنگال کے درمیان واقع ہے۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست میں مسلم آبادی ۳۴۳۲۶۰ تھی اور آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۱۱٫۲۸ فیصد تھا۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق بہار میں مسلم آبادی بڑھ کر ۹۸۰۳۹۱۲ اور تناسب ۱۴٫۱۳ فیصد ہو گیا۔

بہار میں کشن گنج

آبادی	فی صد تناسب
۱۱۹۸۸۰۷	۳۸٫۰۷
۸۴۳۹۹۹	۳۱٫۵۷
۷۶۵۰۴۳	۳۹٫۴۵
۵۵۶۵۳۲	۴۷٫۲۲

تیسرا مسلم اکثریت کا ضلع ہے۔ باقی چھ اضلاع مقبوضہ جموں وکشمیر میں ہیں۔ پٹنہ، نالندہ، اورنگ آباد، بھوجپور، روہتاس، مونگیر، رانچی، گیا اور سنگھ بھوم کو چھوڑ کر بہار کے ہر ضلع میں مسلم آبادی ۱۰ فیصد سے زیادہ ہے۔ ضلع سنگھ بھوم میں مسلم آبادی کا تناسب قلیل ترین (۵٫۶۳ فیصد) ہے۔ پٹنہ (۹٫۵۳ فیصد) ہے۔ باقی اضلاع میں یہ تناسب ہے۔ پٹنہ (۹٫۵۱ فیصد) دربھنگہ (۱۵٫۵۵ فیصد) ویسٹ چمپارن (۲۳٫۹۶ فیصد)

سیتامڑھی میں (۱۶۰۴۵ فیصد) ایسٹ چمپارن میں (۲۱۰۹۱ فیصد) اور سنتھال پرگنہ ضلع میں (۱۶۰۲۵ فیصد) ہے۔

مہاراشٹر

مسلمانوں کی آبادی کے لحاظ سے مہاراشٹر ملک میں چوتھے نمبر پر ہے۔ مہاراشٹر میں مسلمانوں کی آبادی ۵۸۰۵۸۰۵ اور ریاست کی مجموعی آبادی ان کا تناسب ۹۰۲۵ فیصد ہے۔ ہندوستان کی کل مسلم آبادی میں سے ۸ فیصد آبادی مہاراشٹر میں ہے فی مربع کلومیٹر آبادی کا تناسب ۲۵۷ افراد ہے اندازہ ہے کہ مہاراشٹر کی مسلم آبادی ۳۱ فیصد کی شرح سے بڑھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست میں مسلمانوں کی کل آبادی ۷۶۰۵۵۰۸ ہو گی۔

۱۹۷۱ء کی مردم شماری میں مسلمانوں کی کل آبادی ریاست میں ۴۲۳۳۶۷۳ اور مجموعی آبادی میں ان کا تناسب ۸۰۴۱ فیصد تھا۔ مسلم آبادی میں اضافہ ہونے سے ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق مہاراشٹر میں مسلم آبادی ۵۸۰۴۹۹۷۸ اور ریاست کی کل آبادی میں ان کا تناسب ۹۰۲۵ فیصد ہو گیا۔ ریاست کے نو اضلاع عظیم تر بمبئی، جلگاؤں، اورنگ آباد، پربھنی، ناندیڑ، عثمان آباد، بلڈانہ، اکولہ اور امراوتی میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب ۱۰ فیصد سے زیادہ ہے اور ضلع ستارا اور وردھا میں ۳ فیصد سے کم چندرا پور میں ۳ فیصد سے کم اور بھنڈارا میں ۲ فی فیصد سے کم۔

کیرالا

ہندوستان میں مسلم آبادی کے لحاظ سے جنوبی ہند کی ریاست کیرالا کو پانچواں درجہ حاصل ہے۔ اس ریاست کا کل رقبہ ۳۸۸۶۳ مربع کلومیٹر ہے اور مسلمانوں کی آبادی ۵۴۰۹۶۸۷ ہے۔ ریاست کی مجموعی آبادی میں ان کا تناسب ۲۱۰۲۵ فیصد یعنی جموں کشمیر اور مغربی بنگال کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ کیرالا گنجان آبادی کی ریاست ہے جس کا اوسط ۶۵۴ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کی ہر ایک سو مسلم آبادی میں سے ۱۱ اس ریاست سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس ریاست میں مسلمان کثیر تعداد میں مالابار ساحل کے شمالی حصہ پر آباد ہیں اور یہاں کے موپلا مسلمان پورے ملک میں مشہور ہیں ادوکی، کوٹیام اور الیپی میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ فیصد سے کم ہے اور ترچور، اور ناکلم، کوئیلون اور تریوندرم میں مسلم آبادی ۱۰ اور ۱۵ فیصد کے درمیان، پالگھاٹ وئیناڈ اور کنانور اضلاع میں ۲۰ فیصد سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی آبادی کا تناسب کوزیکوڈ میں ۳۴ فیصد اور ضلع ملاپورم میں ۶۵ فیصد سے زیادہ ہے۔

ضلع ملاپورم میں ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۱۱۸۹۹۷۵ اور پوری آبادی میں ان کا تناسب ۶۳۰۹۳ فیصد ہو گی ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ضلع ملاپورم کی کل مسلم آبادی بڑھ کر ۱۵۰۳۹۸۸ ہو گی اور کل آبادی میں ان کا تناسب ۶۵۰۵۱ فیصد ہو گیا۔

آندھرا پردیش

آندھرا پردیش میں ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۳۵۳۳۰۰۰ تھی۔ اس ریاست کا کل رقبہ ۲۷۵۰۴۵ مربع کلومیٹر اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی ۵۳۵۵۰۹۹۳ ہے آندھرا پردیش میں کل ۲۳ اضلاع ہیں اور رقبہ میں آبادی کا تناسب ۱۹۴ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے آندھرا پردیش ہندوستان کی پانچویں سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس ریاست کی کل آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۸۰۴۷ فیصد ہے اور اندازہ یہ ہے کہ مسلم آبادی میں ۳۹ فیصد اضافہ سے ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۵۸۴۴۳۰۳ ہو جائے گی۔ اس ریاست میں ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۲۳۱۰۱۶۹ تھی اور ۱۹۸۱ء میں بڑھ کر ۴۵۳۳۰۰۰ ہو گئی۔

کرناٹک

اس ریاست کا کل رقبہ ۱۹۱۷۹۱ مربع کلومیٹر اور آبادی ۳۷۰۴۳۸۰۶ ہے۔ مسلم آبادی کا تناسب ۱۱۰۰۵ فیصد ہے۔ اس میں بیس اضلاع ہیں اور رقبہ کے لحاظ سے آبادی کا تناسب ۲۳۳ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ ہندوستان کی کل مسلم آبادی میں سے ۵ فیصد کرناٹک سے تعلق رکھتی ہے۔ توقع ہے کہ مسلم آبادی میں ۲۰ فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا ہے اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق کرناٹک میں مسلم آبادی ۵۲۱۳۹۹۳ ہو گی۔ ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق کرناٹک میں مسلم آبادی ۴۴۰۰۱۹۵ تھی اور کل آبادی میں ان کا تناسب ۱۰۰۶۰۵ فیصد تھا۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی بڑھ کر ۴۱۰۴۹۱۱ اور کل آبادی میں ان کا تناسب بڑھ کر ۱۱۰۵ فیصد ہو گیا۔

مقبوضہ جموں و کشمیر

یہ ریاست ملک کی انتہائی شمالی ریاست ہے۔ اس ریاست میں مسلم آبادی اکثریت کے چھ اضلاع ہیں۔ ہندوستان کی مسلمان آبادی کے لحاظ سے اس کا آٹھواں نمبر ہے۔ ریاست کا کل رقبہ ۲۲۲۲۳۶ مربع کلومیٹر اور آبادی کا تخمینہ ۷۷۱۸۷۰۰ ہے۔ ریاست کا ۱۰۱۳۸۷ مربع کلومیٹر رقبہ ہندوستان کے زیر انتظام ہے ۱۹۸۱ء میں یہاں مردم شماری نہیں کرائی جا سکی کیونکہ حالات سازگار نہیں رہے۔ آبادی بلحاظ رقبہ ۷۰ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ جموں و کشمیر کی مسلم آبادی ۳۸۴۳۴۵۱ اور کل آبادی میں ان کا تناسب ۶۴۰۱۹ فیصد یعنی ملک بھر میں سب سے زیادہ ہے اندازہ ہے کہ مسلم آبادی میں ۲۸ فی صد اضافہ ہوا ہے اور نئی مردم شماری میں مسلمانوں کی آبادی ۴۹۱۹۷۱ ہو جائے گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر دس سال میں ریاست فی مسلم آبادی کا تناسب گھٹتا جا رہا ہے۔ بارہ مولا، اننت ناگ اور سرینگر میں مسلم آبادی کا تناسب ۹۰ فیصد سے زیادہ ہے۔ ان اضلاع کو کاٹ کر کپواڑہ، پلواما اور بڈگام اضلاع بنا دیے گئے ہیں۔ پونچھ میں مسلم آبادی ۸۸ فیصد اور راجوری اور ڈوڈہ میں ۹۰ فیصد سے زیادہ ہے۔ لداخ میں مسلم آبادی ۴۷ فیصد اور ادھم پور میں ۳۳ فیصد ہے، کٹھوعہ میں مسلمانوں کی آبادی ۱۱ فیصد اور ضلع جموں میں ۸ فیصد ہے۔ بارہ مولا وادی کشمیر کے شمال مغرب میں واقع ہے، جہاں مسلم آبادی کا تناسب پورے ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے۔

آسام

آسام میں ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کی آبادی کا تخمینہ ۵۳۵۸۱۹۹ ہے۔ مسلم آبادی میں اضافہ کی شرح ۲۹ فیصد ہے۔ اس ریاست کا کل رقبہ ۷۸۴۳۸ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی

کل آبادی ۲۲۲۹۴۵۶۲ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں اس کے کل اضلاع ۱۰ تھے۔ ہندوستان کی پوری مسلم آبادی میں آسام کے مسلمانوں کا تناسب ۵ فیصد ہے۔ آسام میں ۱۹۸۱ء کی مردم شماری نہیں کرائی جاسکی۔

تامل ناڈو

تامل ناڈو ہندوستان کی انتہائی جنوبی ریاست ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۳۰۰۵۸ مربع کلومیٹر اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی ۵۵۶۳۸۳۱۸ ہے۔ اس ریاست کے ۲۱ اضلاع ہیں اور آبادی بلحاظ رقبہ ۴۲۸ مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی مسلم آبادی ۲۵۱۹۹۴۷ اور آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۵ء۲۱ فیصد ہے۔ ان کی آبادی میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوا ہے اور توقع ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری میں ان کی کل آبادی ۳۰۲۴۹۳۶ ہو جائے گی۔ بھارت کے تمام مسلمانوں میں تامل ناڈو کی مسلم آبادی کا تناسب ۳ فیصد ہے۔

گجرات

گجرات ہندوستان کی انتہائی مغربی ریاست ہے اس کا رقبہ ۱۹۶۰۲۴ مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۳۴۳۳۴۱۱۷ ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے آبادی کا تناسب ۲۱۰ مربع کلومیٹر ہے۔ اضلاع ہیں۔ ۱۹۸۱ء میں اس ۱۳۵۱۱۰۷ اور کل آبادی میں تناسب تھا۔ ۱۹۹۱ء میں مسلم آبادی بڑھ کر ۲۹۰۷۷۴۴ یا ۸ء۵۳ فیصد ہو گئی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۲۶ فیصد بڑھ کر ۳۶۶۴۷۵۷ ہو جانے کا تخمینہ ہے۔ کچھ میں آبادی ۱۹ فیصد اور بڑوچ میں ۱۶ فیصد ہے۔

مدھیہ پردیش

مدھیہ پردیش رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس کا رقبہ ۴۴۳۴۴۶ مربع کلومیٹر اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی ۵۲۱۳۵۸۶۲ ہے۔ ریاست میں کل ۴۵ اضلاع ہیں۔ رقبہ اور آبادی کا تناسب ۱۴۹ فی مربع کلومیٹر ہے۔

ریاست میں ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۲۵۰۱۲۹۸ تھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۳۳۰۲۵۳۳ ہونے کا تخمینہ ہے۔

بھوپال میں مسلم آبادی سب سے زیادہ ہے، جو ریاست کی راجدھانی ہے۔ ملک کی پوری مسلم آبادی میں مدھیہ پردیش کے مسلمانوں کا تناسب ۳ فیصد ہے۔

راجستھان

راجستھان رقبہ کے لحاظ سے بھارت کی دوسری سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس کا کل رقبہ ۳۴۲۲۳۹ مربع کلومیٹر اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی ۳۴۲۶۱۸۶۲ ہے۔ ریاست ۲۷ اضلاع ہیں اور رقبہ و آبادی کا تناسب ۱۲۸ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۲۴۹۲۱۴۶ (۷ء۲۱ فیصد) تھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی مسلم آبادی ۳۳۱۳۵۷۱ ہونے کا تخمینہ ہے۔ جیسلمیر میں ان کی آبادی کا تناسب ۱۹ء۲۳ فیصد یعنی سب سے زیادہ اور سروہی جیسلمیر میں سب سے کم (۳ فیصد) ہے۔

ہریانہ

ہریانہ کا کل رقبہ ۴۴۲۱۲ مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ۱۶۴۶۳۶۴۸ ہے۔ ریاست کی کل اضلاع ۱۶ ہیں۔ رقبہ اور آبادی کا تناسب ۳۷۰ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ یہ ریاست اکتوبر ۱۹۶۶ء میں پنجاب سے الگ ہوئی تھی۔ اس کی مسلم آبادی ۱۹۸۱ء میں ۴۰۰۴۳۸۹۰ تھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق بڑھ کر ۶۸۵۸۳۲ ہو جانے کی توقع ہے۔ اس کے ضلع فرید آباد میں مسلم آبادی ۷۲ء۱۱ فیصد اور گوڑگاؤں ضلع میں ۸۰ء۳۰ فیصد ہے۔

دہلی

۱۹۹۱ء میں مرکزی انتظام کے علاقہ دہلی میں مسلمانوں کی آبادی ۲۰۰۸۱۴۸۸ تھی۔ دہلی کا کل رقبہ ۱۴۸۳ مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ۹۴۰۲۴۵۵ ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے آبادی کا تناسب ۶۳۱۹ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

۱۹۵۱ء میں دہلی کی مسلم آبادی ۹۹۵۰۱، ۱۹۶۱ء میں ۱۵۵۵۴۳، ۱۹۷۱ء میں ۲۶۳۰۱۹ اور ۱۹۸۱ء میں ۴۸۱۸۰۲ تھی۔

ہندوستان کی کل مسلمان آبادی میں دہلی کے مسلمانوں کا تناسب صرف ایک فیصد ہے۔ مسلم آبادی میں ۴۰ء۱۱ فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا ہے اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۱۰۳۱۰۵۷ ہو جائے گی۔

اڑیسہ

اس ریاست کا کل رقبہ ۱۵۵۰۰۰ ہے اور اس کی کل آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۳۱۵۱۲۰۰ ہے۔ ریاست کے کل اضلاع ۱۳ اور رقبہ اور آبادی کا تناسب ۲۰۳ فی مربع کلومیٹر ہے۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۴۲۲۶۶۳ (۱ء۶۱ فیصد) تھی اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۵۴۸۰۳۴ ہونے کا اندازہ ہے۔ اس ریاست میں مسلم آبادی کا تناسب نہایت قلیل (ایک سے تقریباً ۲ فیصد تک) ہے۔ ہندوستان کی مسلمان آبادی میں اڑیسہ کے مسلمانوں کا تناسب ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

پنجاب

پنجاب میں ۱۹۸۱ء میں ۱۶۸۰۹۴ مسلمان تھے۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی آبادی بڑھ کر ۲۰۱۰۷۷ ہو جانے کا تخمینہ ہے۔ اس ریاست میں کل ۱۲ اضلاع ہیں اور رقبہ و آبادی کا تناسب ۴۰۱ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ پنجاب کا رقبہ ۵۰۳۶۲ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی ۲۰۱۹۰۷۹۵ ہے۔ سب سے زیادہ مسلم آبادی ضلع سنگرور میں ہے۔ جہاں ان کی تعداد ۹۴۳۳ ہے۔ ان میں سے ۶۵۹۸ مسلمان تحصیل مالیر کوٹلہ میں آباد ہیں، جو پنجاب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس علاقہ کے مسلمان ۱۹۴۷ء میں ترک وطن کر کے پاکستان نہیں گئے۔

تری پورہ

اس ریاست کا کل رقبہ ۱۰۴۸۶ مربع کلومیٹر اور آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۷۴۴۸۲۷ ہے۔ رقبہ اور آبادی کا تناسب ۲۶۲ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ اس ریاست کی مسلم آبادی میں ۱۹۵۱ء سے اب تک کئی بار اتار چڑھاؤ ہوا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں مسلم آبادی ۱۳۶۹۴۰ اور آبادی میں ان کا تناسب ۲۱ء۴۳ فیصد تھا۔ ۱۹۶۱ء میں مسلم آبادی گھٹ کر ۲۳۰۰۰۲ اور تناسب ۲۰ء۸۲ فیصد رہ گیا۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۱۳۸۵۲۹ اور تناسب ۶ء۷۵ فیصد تھا۔ اندازہ ہے کہ مسلم آبادی میں اضافہ کے باعث ۱۹۹۱ء میں تری پورہ کی مسلم آبادی ۱۸۵۵۲۸ ہو جائے گی۔

منی پور

منی پور میں ۱۹۸۱ء میں مسلمانوں کی تعداد ۹۹۳۲۷ تھی۔ توقع کی جاتی ہے کہ مسلم آبادی میں ۳۳ فیصد اضافہ ہونے سے ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۱۳۲۱۰۴ ہو جائے گی۔

ہماچل پردیش

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہماچل پردیش میں مسلم آبادی ۶۹۱۱۳ تھی جس میں چوبیس فیصد اضافہ ہوا اور تخمینہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس ریاست میں مسلم آبادی ۸۶۲۳۰ ہو جائے گی۔

ہماچل پردیش ایک پہاڑی ریاست ہے جو تبت کی سرحد پر واقع ہے۔ اس ریاست کا رقبہ ۵۵۶۷۳ مربع کلومیٹر ہے اس کی آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۱۱ء۰۷ فیصد ہے۔ ریاست میں بارہ اضلاع ہیں، پورے علاقہ میں آبادی بہت ہلکی ہے۔ ۱۹۶۱ء کی مردم شماری میں صرف ۲۸ مسلمان تھے، جن میں ۲۴ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ بارہ اضلاع میں سے سات میں صرف ایک فیصد مسلمان ہیں اور دو اضلاع صرف ۲ فیصد مسلمان ہیں۔ ضلع اونا میں ۴ء۰۹ فیصد سرمور میں ۴ء۴۳ فیصد اور چمبا میں ۶ء۷۵ فیصد مسلمان آباد ہیں۔

گوا

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق گوا دمن اور دیو میں مسلم آبادی ۴۸۰۹۴ تھی۔ ۲۱ فیصد اضافہ ہوا اور توقع کی جاتی ہے کہ ان سابق پرتگالی نو آبادیوں جو اب ہندوستان کا حصہ ہیں ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کی آبادی ۵۸۶۳۷ ہو جائے گی۔ گوا کا رقبہ ۳۷۰۲ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی ۱۱۶۸۶۲۲ ہے۔

میگھالیہ

یہ شمال مشرقی خطے میں ایک پہاڑی ریاست ہے۔ اس کا رقبہ ۲۲۴۲۹ مربع کلومیٹر اور آبادی ۱۷۶۰۶۲۶ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں اس کی مسلم آبادی ۴۱۴۳۳ تھی جس میں ۲۴ فیصد اضافہ ہوا اور اندازہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۵۴۶۹۳ ہو جائے گی۔ اس ریاست کے تینوں اضلاع میں مسلم آبادی کا تناسب ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

لکش دیپ

۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۳۰۱۸۴۰ تھی، دس فیصد اضافہ ہوا۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۱۹۹۰۴ ہو جائے گی۔

لکش دیپ میں ۳۶ جزیرے ہیں۔ لیکن صرف ۱۰ جزیروں میں انسانی آبادی ہے۔ ان جزیروں کو مدراس کے ضلع مالابار سے نومبر ۱۹۵۶ء میں علیحدہ کیا گیا تھا۔ اس وقت سے یہ مرکز کے زیر نگرانی ضلع ہے۔ اور یہ ہندوستان کے ان نو اضلاع میں شامل ہو گیا جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس کا رقبہ صرف ۳۲ مربع کلومیٹر اور آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۵۱۶۸۱ ہے۔ مسلم آبادی کا تناسب ۹۴ء۸۴ فیصد ہے۔

پانڈیچری

یہ بھی مرکز کے زیر انتظام علاقہ ہے۔ اس کا رقبہ ۴۹۲ مربع کلومیٹر اور آبادی ۸۰۷۰۴۵ ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی مسلم آبادی ۳۳۹۶۳ تھی۔ اندازہ ہے کہ ۲۰ فیصد اضافے سے ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۴۰۷۵۶ ہوجائے گی۔

انڈومان

یہ علاقہ تین سو چھوٹے جزیروں پر ہے۔ مگر انسانی آبادی صرف ۳۸ جزیروں میں ہے۔ اس کا رقبہ ۸۲۴۹ کلومیٹر آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۲۷۹۱۱۱ ہے۔ انگریزی حکومت کے دور میں یہ قیدیوں کی نوآبادی تھی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی (غدر) کے بعد ۴۰ ہزار ہندوستانیوں کو وہاں بھیجا گیا تھا جن میں سے اکثر مسلمان تھے ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق انڈومان نکوبار میں مسلم آبادی ۱۹۱۸۸ تھی اندازہ ہے کہ ۴۰ فیصد اضافے سے ۱۹۹۱ء میں یہاں کی مسلم آبادی ۲۶۸۶۳ ہوجائے گی۔

ناگالینڈ

۱۹۸۱ء میں ناگالینڈ میں ۱۱۸۰۷ مسلمان تھے ۴۲ فیصد اضافہ ہوا ہے اور اندازہ یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں ناگالینڈ کی مسلم آبادی ۱۹۱۲۶ ہوجائے گی۔ ناگالینڈ کا رقبہ ۱۶۵۷۹ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۲۱۵۵۶۹ ہے۔

چنڈی گڑھ

جدید طرز کا شہر چنڈی گڑھ مرکز کے انتظام علاقہ اور پنجاب اور ہریانہ دونوں کا مشترک دارالحکومت ہے۔ اس کا رقبہ ۱۱۴ مربع کلومیٹر اور آبادی ۱۹۹۱ء کی مردم شمار کے مطابق ۶۴۰۷۲۵ ہے۔ اس شہر میں مسلم آبادی بتدریج بڑھی ہے ۱۹۷۱ء میں چنڈی گڑھ کی مسلم آبادی ۴۷۹۴ تھی۔ اور ۱۹۸۱ء میں ۹۱۱۵ ہوگئی۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۲۱۴۶۰ ہونے کا اندازہ ہے ۱۹۸۱ء میں چنڈی گڑھ کی مسلم آبادی ۲.۰۲ فیصد تھی۔

اروناچل پردیش

اروناچل پردیش کا رقبہ ۸۳۷۴۳ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۸۲۸۳۹۲ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں اروناچل کی مسلم آبادی ۵۰۷۳ تھی۔ اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی بڑھ کر ۷۰۰۱ ہوجائے گی۔

سکم

سکم کا رقبہ ۷۰۹۶ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۴۰۵۵۰۵ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۳۲۴۱ تھی۔ اور ۳۳ فیصد اضافے کے بعد ۱۹۹۱ء میں ۴۳۱۰ ہوجائے گی۔ مسلم آبادی کا تناسب ۱۹۸۱ء میں صرف ۰.۷۰ فیصد تھا۔

میزورم

ہندوستان کی سات شمال مشرقی ریاستوں میں سے میزورم بھی ایک پہاڑی علاقہ ہے اس کا رقبہ ۲۱۰۸۱ مربع کلومیٹر اور ۱۹۹۱ء

باقی صفحہ ۲۶ پر

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ایک اچھا اقدام

حکومت کو آئندہ بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے

تحریر: ابو مریم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ۱۹۵۳ء میں اس وقت ہوا جب مجلس احرار اسلام پر پابندی عائد کی گئی اس وقت سے لے کر آج تک دنیا بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کی تبلیغی اور سماجی سرگرمیوں کا تعاقب کر کے مسلمانوں کو اس عظیم فتنے اور جھوٹے نبی کے پیروکاروں کے جال میں آنے سے بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے طویل بحث و مباحثہ اور فریقین کے دلائل سننے کے بعد آئین میں یہ ترمیم کی کہ قادیانی گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے تو قادیانیوں نے پاکستان سے مایوس ہو کر اپنی سرگرمیوں کا مرکز انگلینڈ کو بنا لیا اور اپنا ہیڈ کوارٹر انگلینڈ کے قریب ایک علاقے ٹرانسفورڈ میں اسلام آباد کے نام سے قائم کیا اور اس وقت کے قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر نے بھی اسی مرکز میں مقیم ہو کر افریقہ کے پسماندہ علاقوں اور یورپ اور جاپان میں سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر لیا اس صورت حال کے پیش نظر مجلس ختم نبوت نے بھی اپنا دائرہ کار بڑھایا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل میں تبدیل کر کے پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا اس سلسلے میں لندن میں ایک گرجا خرید کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر قائم کیا گیا مولانا منظور احمد الحسینی اور عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے افریقی ممالک کا دورہ کیا اور سالانہ پچاس ہزار مسلمان ناواقفیت کی بنا پر قادیانیت کے جال میں پھنس گئے تھے ان کو دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ اسی طرح امریکہ جرمنی وغیرہ میں کام شروع کیا تاکہ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچایا جائے اور لوگوں کے سامنے جھوٹی نبوت اور ان کے پیروکاروں کی اسلام دشمنی واضح کی جائے لیکن قادیانی ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے دھوکہ دیتے تھے یہ صورت حال بہت تشویشناک تھی۔ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان کوئی حد امتیاز نہیں تھا پاسپورٹ ایک شناختی کارڈ ایک کسی بھی انداز سے یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ یہ مسلمان ہیں یا قادیانی یہ صورت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے بہت پریشان کن تھی۔ خصوصاً سعودی عرب جہاں مسلمانوں

اخبارِ ختمِ نبوت

کے علاوہ مشرکین اور کفار کا داخلہ ممنوع ہے۔ وہاں بھی قادیانی مسلمان بن کر چلے جاتے اور حرمین شریفین میں لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے حد تو یہ ہے کہ بعض دفعہ ممالک میں جو تبلیغی وفود یا مشن بھیجے گئے اس میں بھی قادیانیوں نے پاکستان کی نمائندگی کی۔ بعض ممالک میں سفراء بھی قادیانی مقرر کیے جاتے ہیں جو اپنے عہدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ممالک میں قادیانیت کے فروغ کے لیے کام کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اور ان ممالک کی اہم جگہوں اور عہدوں پر قادیانی افراد کو بھرتی کر دیتے ہیں۔ بعض جگہ اسلامک سنٹر قادیانیوں نے کھولے لندن میں جو سیاحوں کی رہنمائی اور لندن کے اہم مقامات کی نشاندہی کے لیے جو نقشہ مرتب کیا گیا ہے اس میں قادیانیوں کی عبادت گاہ کو "مسجد" کی نشاندہی کی گئی ہے اب پہلی مرتبہ جانے والا مسلمان مسجد کا نام دیکھ کر خود بخود دیکھنے جاتے ہیں اور پھر وہاں نماز کے بہانے یا بات چیت کے بہانے اس کو قادیانیت کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔

غرض ہر جگہ عہدوں اور اپنے منصب سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کا بھیس بدل کر قادیانیوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور جھوٹی نبوت کے جال میں پھنسانے کے لیے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار پانے سے قبل تو حکومت کے ہر ممکن تعاون سے اور غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد مظلومیت کا رونا رو کر اور مسلمانوں کا بھیس بدل کر قادیانیوں نے ہر جگہ لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی ہمارے بعض نام نہاد ترقی پسند اور حقوق انسانی کے علمبردار ان کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر کام کرنے لگے۔ اس صورتحال کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ابتداء میں محسوس کر لیا تھا اس لیے قومی اسمبلی سے آئینی ترمیم کے منظور ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ شروع کیا کہ اس سلسلے میں مزید آئین سازی کی جائے۔ تاکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے دین کو نقصان نہ پہنچا سکیں لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو صرف غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان ہی ہوا۔ قادیانیوں کی عبادت گاہیں مسجدوں کی شکل میں بنتی رہیں۔ وہ کلمہ طیبہ استعمال کرتے رہے اپنے نبی کے لیے نبی اور پیغمبر اور ان کے تابعین کے لیے خلفاء اور ان کے ساتھیوں کے لیے صحابہ کے الفاظ استعمال کرتے رہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کسی جگہ مزاحمت کی کوشش کی تو الٹا پولیس نے ان کے خلاف مقدمات بنا لیے۔ عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت نے اس سلسلے میں تحریک کا آغاز کیا۔ حکومت نے اپنے طور پر دبانے کی کوشش کی لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی جدوجہد کو آہستہ آہستہ جاری رکھا۔ آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ایک آرڈیننس جاری ہوا جس میں واضح کیا گیا کہ قادیانی مسلمانوں کے شعائر استعمال نہیں کر سکتے، مساجد قائم نہیں کر سکتے لیکن قادیانیوں نے قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی طرح انحراف کرتے رہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اہم مطالبہ تھا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان حد امتیاز ضروری ہے کیونکہ قادیانی مسلمانوں کا بھیس بدل لیتے ہیں اور اس کی ایک ہی صورت ہے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو حکومت پر پتہ نہیں کیا دباؤ تھا کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو ماننے کے لیے کسی طور پر تیار نہیں تھی۔

صدر بھٹو کے دور میں بھی وعدہ ہوا۔ صدر ضیاء الحق کے دور میں بھی یہ مطالبہ زبانی حد تک مان لیا گیا پھر موجودہ دور میں ابتداً یہ مطالبہ مان لیا گیا لیکن عملی اقدامات کسی حکومت نے نہیں کیے آخر کار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس مطالبے کو منوانے کے لیے ملک گیر مظاہرہ کا اعلان کرنا پڑا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس اپیل پر تمام مذہبی جماعتوں نے لبیک کہا اور اس مظاہرہ کی تیاریاں شروع کر دی گئیں ۱۴ اکتوبر کو یہ مظاہرہ ہونا تھا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ ۱۴ اکتوبر مفتی محمودؒ کی وفات کا بھی دن ہے مظاہرہ کے قائدین میں مولانا فضل الرحمٰن مولانا حضرت خواجہ خان محمد صاحب مولانا سمیع الحق مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی قاضی حسین احمد مولانا ساجد میر مولانا اعظم طارق حافظ حسین احمد، اور دیگر مذہبی جماعتوں کے سرکردہ رہنما شامل تھے ۱۳ اکتوبر کو وزیر اعظم نواز شریف کی ہدایت پر وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے اعلان کر دیا کہ حکومت پاکستان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پرانا مطالبہ منظور کر لیا اور آئندہ سے تمام شناختی کارڈوں پر مذہب کے خانے کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور پرانے شناختی کارڈوں میں بھی مذہب کے خانہ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں عملی اقدامات کیئے جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اسمبلی کے باہر تو مظاہرہ کا اعلان ملتوی کر دیا لیکن اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کیا جس میں حکومت پر واضح کیا گیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافے کا مطالبہ کو منظور کر لیا ہے اور اس کی تمام مذہبی جماعتیں وحمایت و خیر مقدم کرتے ہیں لیکن دیگر تمام مطالبات خصوصاً کلیدی آسامیوں اور سفراء کے عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کرنے کے سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جبکہ یہ بھی اہم مطالبہ ہے رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ان دیگر مطالبات کی منظوری تک تحریک کو جاری رکھا جائے گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا تو کام ہی قادیانیوں کا تعاقب ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ ایک مطالبہ کی منظوری سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام ختم نہیں ہو سکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے مطالبوں میں اس مطالبے کا اضافہ کرنا چاہیے کہ جاپان جرمن انگلینڈ آزاد مسلم ریاستوں اور افریقی ممالک کے سفارت خانوں کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ قادیانیوں کی طرف سے اسلام دشمن اور پاکستان دشمن پروپیگنڈوں کے سدباب کا اہتمام کریں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مذہبی جماعتوں کے رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں کہ مشترکہ جدوجہد سے انہوں نے کامیابی حاصل کی۔ حکومت پاکستان نے بھی دانشمندی کا ثبوت دے کر ملک کو نارکی سے بچا لیا۔ امید ہے کہ آئندہ بھی حکومت پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کو سنجیدگی کی نگاہ سے دیکھے گی اور اسے سیاست کی بھینٹ نہیں چڑھنے دے گی۔

جنگ کراچی ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء

۱۴ اگست ایک یادگار اور تاریخی دن

اسلام آباد کے روح پرور اجتماع میں علماء کرام کی تقریریں

از: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی مسجد اسلام آباد میں حکومت کی مرزائیت نوازی کے خلاف عظیم الشان احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت آل پارٹیز مجلس عمل کے مرکزی صدر مولانا خان محمد صاحب نے کی جلسہ کا آغاز حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک نے سرانجام دیئے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے دور دراز سے آئے ہوئے کارکنوں جماعتی رفقاء، مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں اور قائدین اور رضاکاروں کو خوش آمدید کہا اور اجتماع سے مندرجہ ذیل رہنماؤں نے خطاب کیا۔

سید کفیل شاہ بخاری نے کہا کہ آپ حضرات جس عزم سے اپنے گھروں سے نکلے ہیں اس کی

برکت سے ہمارا مرکزی اور اہم مطالبہ حکومت کو تسلیم کرنا پڑا۔ حکومت قادیانیت نوازی میں انتہائی سرحدوں کو چھو رہی ہے۔ قادیانی جماعت کے لیڈر مرزا طاہر نے اپنے سالانہ اجتماع لندن میں جماعت زندہ باد کا نعرہ لگایا لہٰذا اسے انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے اس کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے۔

جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا محمد اسحاق نظری نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے آئین و قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں لیکن ہر حکومت مرزائیت نوازی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے آپ حضرات کے اتحاد کی برکت سے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے آپ کے دباؤ اور یکجہتی کو برقرار رہنا چاہئے میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سے درخواست کرونگا کہ آپ اپنے اتحاد کو برقرار رکھ کر قرآن و سنت کی بالادستی اور نظام اسلام کا نفاذ کرا سکتے ہیں۔ میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہوں

جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن اللہ تعالیٰ کے شکر کا دن ہے کہ جس وقت مختلف الخیال علماء کرام کے اتحاد کی وجہ سے اہم مطالبہ تسلیم ہوا۔ اس کا کریڈٹ نواز شریف حکومت کو نہیں جاتا بلکہ اس کا کریڈٹ تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے حکومت کو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی صف میں کھڑے ہونے کی بجائے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کی صف میں کھڑا ہونے کی توفیق دی مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے قرآن و سنت کی بالادستی نظام اسلام کے نفاذ کے لیے اتحاد کو آگے لے کر چلنا چاہیے، ہم عزم و قربانی کا جذبہ ہے کہ تمام دینی مسائل حل کرا سکتے ہیں۔ مختلف مکاتب فکر اور طبقات کو اکٹھا کرنے کے لیے نکتہ اتحاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور ختم نبوت ہے جس کے اعجاز کی برکت سے آج بھی مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور یہ غیر مشروط اور مضبوط بنیادوں پر ہونا چاہیے۔ اور خصوصی وابستگی حضورؐ کی نبوت سے ہونی چاہیے، اور تادم زیست اس سے وابستگی ہونی چاہیے۔

ہم نے کانفرنس کیلئے مذاکرات کو ٹھکرایا یہ سب حضرت الامیر کی اخلاص کی وجہ سے ہے جب تک اس ملک میں ایک بھی قادیانی کلیدی عہدوں پر موجود ہے ہماری تحریک جاری رہے گی میں جمعیت اہلحدیث کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہوں اللہ ہم موجودہ حکومت کو لانے میں شریک گناہ ہیں خدا ہمیں کفارہ ادا کرنے کی توفیق دے اس لیے کہ موجودہ لادینی دور میں حکومت دین اور دینی شخصیات کی دشمن ہے لہٰذا تمام دینی قوتیں سیکولر جماعتوں سے اتحاد کرنے کی بجائے آپس میں متحد ہو جائیں۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سید چراغ الدین شاہ نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے ورکر مرکزی مجلس عمل کی قیادت کے حکم پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے دستور پر عمل کر کے اپنے اقتدار، دنیا و آخرت کو تباہ کرنے سے بچائیں

صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ ہم نے ربوہ کانفرنس پر اعلان کیا تھا کہ حکومت اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہیں بڑھائے گی تو ہم اس کا خانہ خراب کر دیں گے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ یہ فدائیان ختم نبوت کی طاقت کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کلیدی عہدوں پہ فائز قادیانیوں کو علیحدہ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا۔ نیز سفیروں کی علیحدگی کا بھی مطالبہ کیا۔ نیز نواز شریف حکومت کے وزراء کے سیاہ کارناموں کا پردہ چاک کیا۔

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک خان نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا اعلان خوش آئند اقدام ہے اس اعلان پر عملدرآمد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے انہوں نے تحریک ختم نبوت کے دوسرے مطالبات کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان (س) کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ منوایا جس کے لیے ایک عرصہ تک تحریک چلانا پڑی۔ حکومت کا یہ اعلان ان حضرات کی والہانہ محنت کا نتیجہ ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت وعدہ خلاف غدار، دین دشمن ہے پورے ملک کو سیکولر بنانے کی کوشش ہو رہی ہے اس کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑنا پڑے گی۔ حکومت نے نام نہاد شریعت بل کی وجہ سے اسلام کے نفاذ کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں تمام شعبوں کو قرآن و سنت کی بالادستی سے انحراف کیا جا رہا ہے۔ جب تک قرآن و سنت کی بالادستی قائم نہیں ہوتی۔ یہ ملک دارالحرب ہے قادیانی امریکہ میں اسلیوپ میں پاکستان کے اٹیمی راز پہنچا رہے ہیں اور موجودہ حکمران ان کے گماشتے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکمرانوں نے آئی جی آئی کی حلیف جماعتوں کے ساتھ بے شرمی اور ڈھٹائی کا معاملہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا علاج نفاذ شریعت میں مضمر ہے میں حضرت مولانا خان محمد سے درخواست کرونگا کہ وہ نفاذ شریعت کے لیے تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کریں

سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا اعظم طارق نے کہا کہ عالمی مجلس کے زیر اہتمام اتحاد امت کا عظیم الشان مظاہرہ اور اس سے قبل ہونے والی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ جب امت اکٹھی ہوتی ہے بڑے سے بڑا مطالبہ منوایا گیا۔ انہوں نے اسمبلی میں اس مسئلہ کے لیے اٹھائی جانے والی آواز اور حکومت کے جوابات آپ حضرات کے سامنے ہیں۔

آج سے چار دن قبل وزیر قانون نے اسمبلی میں اعلان کہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا لیکن چار

دن لبید یہ مطالبہ مظاہرہ سے پہلے تسلیم کرنا پڑا اس بات کا دعا ختم نبوت ہے کہ حکومت طاقت کی آواز سمجھتی ہے۔

جو محمد عربی کا وفادار نہیں وہ پاکستان اور حکومت کا وفادار نہیں ہو سکتا جو پیغمبر اسلام کے ساتھیوں کا وفادار نہیں وہ پاکستان کا وفادار نہیں ہو سکتا میں سپاہ صحابہ کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہوں سپاہ صحابہ عظمت رسالت کے تحفظ کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رضا کار ہے۔

جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب قاضی حسین احمد نے کہا کہ آج مبارک دن ہے کہ ہم مجلس عمل ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر حضرت خواجہ خان محمد جو ہم سب کے مقتدا اور بڑے ہیں ان کی قیادت میں سب جمع ہیں ہم اتحاد سے قادیانیت اور اس کے بیرونی آقاؤں کا مقابلہ کر سکتے ہیں قادیانی مذہب کو برطانوی سامراج نے اس لیے وضع کیا تاکہ وہ مسلمانوں کی طرح نام لباس شکل رکھیں ان کو ترقیاں دے کر مسلمانوں کے حقوق کا استحصال کیا۔

قادیانی یا ان کے سرپرست حکمران استعمار کار ایجنٹ اور مراعات یافتہ طبقہ ہے اس طبقہ سے نجات سب جماعتوں کے رہنماؤں کا مطمع نظر ہے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کا مطلب حضور کے نظام کی بالادستی ہے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ آج کا یہ اجتماع اپنے اندر امت مسلمہ کے مشترکہ مقصد کو لیے ہوئے ہے اس لیے اس مقصد سے لگاؤ رکھنے والے تمام احباب جمع ہیں جو مختلف مکاتب فکر کا اجتماع ہے ہم اپنے دشمن پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود دشمن کے مقابلہ میں ایک ہیں اس پلیٹ فارم پر اپنے مخصوص جماعتی پروگرام کو پیش نہیں کرتے۔

ختم نبوت کا مسئلہ صرف قادیانیت کا مقابلہ ہی نہیں بلکہ یہ اس بات کا اعلان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نہ کوئی شریعت آئے گی اور نہ کوئی شریعت لانے والا آئے گا یہ شریعت اپنے اندر قیام تک دوام و استمرار لیے ہوئے ہے یہ اعلان ہے کہ حضور کے نظام کے علاوہ کوئی اور نظام قابل قبول نہیں۔ فرنگی کے نظام کے علمبردار بھی عقائد ختم نبوت کے عقیدہ کے باغی ہیں۔ قرآن و سنت کی بالادستی بھی ختم نبوت کے عقیدہ کا تقاضا ہے نظام اسلام بھی قدر مشترک ہے امن کے لیے بھی مشترکہ جدوجہد کی جا سکتی ہے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت حکمرانوں کے ظلم کی بھینٹ چڑھی ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی بھٹو صاحب گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ ۱۹۸۴ء میں قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تحریک سے ضیاء الحق کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ نہ بھٹو نے عقیدہ ختم نبوت سے سرشار ہو کر تسلیم کیا اور نہ ہی ضیاء الحق اور نواز شریف نے بلکہ ہمارے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جزوی مطالبہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

۴۵ سال گزر چکے ہیں۔ چہرے بدلتے ہیں نظام نہیں بدلتا۔ جو آتا ہے چہرہ بدل جاتا ہے نظام نہیں بدلتا ۴۵ سالہ نظام کفر کو ختم کرنے کے لیے افغانستان کا جہاد ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ اس تحریک کے ہیرو در حقیقت شہداء اور رضا کاران ختم نبوت ہیں اس کا سہرا سرفروشان ختم نبوت کے سر ہے وفاقی وزیر داخلہ نے ہمارے ساتھ رابطہ کی کوشش کی لیکن ہم نے اپنے قائدین سے مشاورت ضروری سمجھی۔ چنانچہ وفاقی وزیر داخلہ نے فون کیا تو میں نے کہا تمہارے سامنے مطالبہ ہے جو ماننا پڑے گا آپ نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے چار بجے اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا اور پوچھا کہ مجلس عمل کیا چاہتی ہے کہ مسلم و غیر مسلم لکھا جائے یا کچھ اور ہم نے مجلس عمل کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہمارے جواب سنے بغیر انہوں نے اعلان کر دیا کہ آئین کے مطابق مذہب لکھے جائیں گے۔ شناختی کارڈ فارم میں تفصیلات موجود ہیں۔ جبکہ شناختی کارڈ میں صرف مسلم اور غیر مسلم لکھا جائے گا اعلان کر دیا گیا لوگوں نے فون پر پوچھا ہم نے انہیں کہا کہ آپ آئیں یہ اجتماع صرف ایک مطالبہ کے لیے نہیں تھا اس میں کلیدی اسامیوں اور دوسرے مطالبات بھی تھے جب تک دوسرے مطالبات تسلیم نہیں ہوتے ہماری تحریک جاری رہے گی۔

شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا اضافہ دسمبر سے شروع ہو جائے گا کسی کی پرواہ نہیں کریں گے

صوبائی اسمبلیوں سے منظوری کی ضرورت نہیں رجسٹریشن کا محکمہ وفاقی حکومت کے پاس ہے اس حوالے سے سندھ اسمبلی کی بحث قطعی بلا جواز تھی۔ ——— مولانا عبدالستار نیازی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا عبدالستار خان نیازی نے دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کرنے کا فیصلہ برقرار رہے گا اور اس سلسلہ میں کسی بھی مخالفت کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ اس فیصلہ پر عملدرآمد آئندہ ماہ سے شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ حکومت کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آئے گی۔ این این آئی کے نمائندے سے باتیں کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ اس سلسلہ میں صوبائی اسمبلیوں کی منظوری کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ رجسٹریشن وفاقی حکومت کا محکمہ ہے اور اس حوالے سے سندھ اسمبلی نے جو بحث کی ہے وہ قطعی بلا جواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص مسلمان، عیسائی، ہندو، قادیانی یا کسی اور مذہب سے وابستہ ہے تو کھلا نہ یا شناختی کارڈ میں اس کا اندراج کرانے میں شرم کیسی۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان میں جداگانہ انتخابات کا نظام رائج ہو چکا ہے اور ووٹ ڈالتے وقت

شناختی کارڈ رکھنا ضروری قرار دیا جا چکا ہے تو اس سے واضح ہو جائے گا کہ ووٹر کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ جرمن وزیر خارجہ کے اس بیان پر جس میں انہوں نے قادیانیوں کے حقوق کی بات کی مولانا نیازی نے کہا کہ مغربی ملکوں کو یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ان کے ہاں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور ان کے حقوق کس طرح سلب کئے جا رہے ہیں جبکہ پاکستان نے تو قومی و صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کی نشستیں مخصوص کی ہوئی ہیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے حکومتی فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا اور عہد کیا گیا کہ مذکورہ بالا فیصلہ اگر تبدیل ہوا تو زبردست تحریک چلائی جائے گی اور اقلیتوں بالخصوص سکھوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی تحریک ختم کر دیں ورنہ ان کی تبلیغی سرگرمیاں نہیں چلنے دی جائیں گی۔

☆ شناختی کارڈ کے مسئلہ پر عیسائیوں کی دھمکی ناقابل فہم ہے

مولانا حکیم عبدالرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی پریس کانفرنس

شناختی کارڈوں میں اقلیت کے خانے کا اضافہ قانونی اور ان کے تحفظ و احترام کی دلیل ہے۔ شناختی کارڈوں کے فارموں میں اس کا اظہار کرنا پڑتا ہے اسکول میں داخلہ فارموں کے اندر اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ موجود ہے تو شناختی کارڈوں میں یہ کیوں باعث نزاع ہے؟ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے گوجرانوالہ میں ایک پریس کانفرنس میں کہی جس میں ہر مکتب فکر کے لوگ علاوہ موجود تھے آپ نے کہا یہ صرف مرزائیوں کے اس عمل کو روکنے کے لئے ہے کہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے پاکستان اور عالم اسلام میں امریکہ اور اسرائیل کے منصوبے کی تکمیل کرتے ہیں عیسائیوں کی جل مرنے کی دھمکی دینا ناقابل فہم ہے یہ دھمکیاں امریکہ کے حکم پر ہیں کہ عیسائیوں کا قوت لاہوت امریکہ سے وابستہ ہے اور مرزائیوں کو شناختی کارڈوں میں اقلیت کا خانہ میسر آنے سے کوئی مرزائی کسی مسلمان کو دھوکہ فریب نہیں دے سکے گا جس سے امریکہ اور اسرائیل کے مفاد مجروح ہوتے ہیں کسی اقلیت کے فرد کو قطعاً کوئی نقصان نہیں آپ نے کہا عیسائی اقلیت ہمارے لئے بے حد قابل احترام ہے لیکن افسوس اس کا مزاج نہ معلوم منفی کیوں ہے کہ دوستوں ہمدردوں سے بگڑتے اور دشمنوں سے جڑتے رہنے کی تاریخ قائم رکھے ہوئے ہیں یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ پر الزام لگائے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ کو انہوں نے سولی دے دیا۔ کسی عیسائی نے جل مرنے کی دھمکی نہ دی اور اسلام نے حضرت عیسیٰؑ ان کی والدہ کی برءیت کی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا نبی کہا تو عیسائیوں نے یہودیوں سے اچھے تعلق رکھے مگر ان سے مل کر مسلمانوں اور اسلام کی مخالفت کی۔ اسی طرح پاکستان میں ہم عیسائیوں کو بار بار اقلیت تسلیم کرتے ہیں اسمبلیوں میں ان کے لئے سیٹیں ریزرو ہیں ان کے نبی کو سچا نبی سمجھنا ہمارے ایمان کا جز ہے اس کے برعکس مرزائی حضرت عیسیٰ کے خلاف ہیں ان کے لیڈر غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ کو گالیاں دے مکار، فریبی شرابی، خاندان کو بدکار کہے تو عیسائی مرزائیوں کے حق میں اعلان کریں مسلمانوں کے خلاف مرزائیوں کے حق میں جل مرنے کی دھمکیاں دیں۔ جلنا تو مرزا غلام احمد کے خلاف چاہئے تھا جو ان کے نبی کی تکذیب کرتا ہے۔ آپ نے کہا میں واضح کر دینا چاہتا ہوں عیسائیوں کا یہ دھمکی آمیز اقدام ان کے لئے مفید نہیں پاکستان کے دس کروڑ مسلمان شناختی کارڈوں میں اقلیت کے خانے کی مخالفت کرنے والوں کو کہہ دینا چاہتا ہے کہ تمہارے بیانوں اور دھمکیوں سے ہمیں پاکستان اور عالم اسلام کا وجود بہت زیادہ عزیز ہے آپ نے کہا اپوزیشن ایسے بیانوں کی پشت پناہی کرتی ہے کہ موجودہ حکومت یہ کام کر کے پوری قوم سے کریڈٹ حاصل نہ کر لے اگر حکومت مرزائیوں یا مرزائی نواز بیان دینے والوں دھمکیاں دینے والوں کے ہاتھوں بلیک میل ہو گی تو یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ مسئلہ بڑا حساس اور اس کی پشت پر دس ہزار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اچھرہ یونٹ کی تشکیل

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اچھرہ کے کارکنوں کا اجلاس مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اچھرہ یونٹ کی تشکیل عمل میں لائی گئی:-

سرپرست اعلیٰ۔ ڈاکٹر قمر سمیع۔
سرپرست: محمد ایوب باجوہ ماڈل سکول۔
صدر۔ محمد سلیم قادری۔
نائب صدر۔ محمد اشفاق گل
جنرل سیکرٹری۔ محمد شبیر
ڈپٹی سیکرٹری۔ محمد یوسف
سیکرٹری اطلاعات: رانا محمد نواز
ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات۔ چوہدری ہمایوں طارق۔
فنانس سیکرٹری۔ محمد جمیل گل
آفس سیکرٹری۔ عبدالجبار گل

اجلاس میں اچھرہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور قادیانیوں کی کلمات طیبہ اور آیات قرآنی کے ناجائز استعمال کی مذمت کی گئی اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے گھروں سے آیات قرآنی محفوظ کی جائیں نیز

شہدا ر مسلمانوں کا خون ہے پھر حکومت کے زوال کا وہ آخری دن ہوگا۔

چلالپور پیر والہ میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مسلح افواج میں قادیانیوں کو کمیشن دینا نظریہ پاکستان سے غداری کے مترادف ہے وہ یہاں نمائندہ ختم نبوت سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی کی حکومت نے مسلح افواج کے اسلحہ کور کا انچارج ایک قادیانی میجر جنرل نصیر کو مقرر کر کے اسلامیان پاکستان کی سو سالہ جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج جو جہاد کے لیے ہوتی ہیں ان میں منکرین جہاد کو ۲۰۸ کی تعداد میں کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے نیز جاپان رومانیہ، الجیریا، ترکی سے قادیانی سفیروں اور یونیسکو سے قادیانی ڈپٹی سیکرٹری کو واپس بلایا جائے۔ انہوں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں اتحاد دینی جماعتوں کے قائدین تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کے مسلسل محنت اور جدوجہد کا نتیجہ قرار دیا

بقیہ: بھارت میں مسلم آبادی

کی مردم شماری کے مطابق ۱،۲۸۶۲ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں مسلم آبادی ۰۵۔۲۲ تھی۔ اور مسلم آبادی کا تناسب یہاں پورے ہندوستان میں سب سے کم تھا۔ توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق میزورم کی مسلم آبادی ۶۹ء۲ ہو جائے گی کل آبادی میں ۸۱ء۸۳ فیصد عیسائی اور صرف ۱۴ء۰ فیصد ہندو ہیں۔

دادرا اور نگر حویلی

دادرا اور نگر حویلی گجرات اور مہاراشٹر کی سرحد پر واقع ہے یہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ ہے۔ اسے ۱۹۵۴ء میں پرتگالی حکمرانوں سے آزاد کرا لیا گیا۔ اس کا رقبہ ۴۹۱ مربع کلومیٹر اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی ۱،۰۳،۶۷۶ ہے۔ ۱۹۷۱ء میں مسلم آبادی ۱۹۳۴ تھی۔ اندازہ ہے کہ مسلم آبادی میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مسلم آبادی ۲۶۲۴ ہو جائے گی۔ (بشکریہ ریڈینس دہلی)

بقیہ: یادِ رفتگاں

تین بیٹیاں بھی علماء کے گھر میں ہیں والد محترم نے شادیاں علماء کے گھرانے ہی کیں اور بیٹیاں دیں بھی علماء کے گھرانوں میں۔

حق گوئی و بے باکی ۔ از مولانا توحیدی

مرحوم کی حق گوئی ضرب المثل تھی بے شمار واقعات ہیں ایک مشہور واقعہ ذہن میں آ رہا ہے کہ بھٹو دور میں جب تقسیم بنگال کے لیے ذوالفقار علی بھٹو نے مری میں گول میز کانفرنس طلب کی۔ راولپنڈی کے ممتاز علماء کرام کو بھی مدعو کیا گیا حضرت والد محترم مولانا عبدالحق توحیدی بھی تشریف لے گئے آخر میں جب کانفرنس ختم ہونے والی تھی حضرت توحیدی کھڑے ہو گئے۔ بیگم مولانا کوثر نیازی وفاقی مذہبی امور تھے والد صاحب کو تقریر کرنے کا موقعہ دینا تو ان کی حق گوئی کی وجہ سے ناممکن تھا۔ والد صاحب مرحوم خود بخود کھڑے ہو گئے اور بھٹو کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جائیے آپ کو میری باتیں سن کر جانا ہوگا۔ بادل نخواستہ بھٹو صاحب کو کھڑا ہونا پڑا۔ والد صاحب مرحوم نے کھل کر اظہار خیال فرمایا اور کہا بھٹو صاحب ان درباری مولویوں کی باتیں نہ سنیں بنگال کی تقسیم سراسر ظلم ہے اور ناقابل قبول ہے اسی حق گوئی کے جرم میں والد صاحب مرحوم کو بھٹو نے اسی وقت سات سال قید سنائی۔

بقیہ: چین میں مقبرہ

کے اوقات تعمیر مختلف ہیں۔

مزار کا اصل نقشہ یا لقشہ ناپید ہے۔ صحن میں ایک بڑا ہال کمرہ جو نماز کے لیے مخصوص ہے ایک بیٹھک جہاں خلفہ ملاقاتیوں کا کمرہ وضو گھر امام کا دفتر و گھر اور اینٹوں کی بنی ہوئی یادگاری تختیاں ہیں باہر سے صحن ہموار نظر آتا ہے مگر اس کے اندر کمرے در کمرے ہیں مرکز میں چبوترہ مختلف کاموں کے لیے ہے ان کے سامنے سے صحن ٹھنڈا رہتا ہے اور دیدہ زیبی میں اضافہ کا موجب ہے پودے اور پھول اس کے چاروں طرف صحن کو اور خوبصورت بناتے ہیں یہ بارش سے بچاؤ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ چھت والے اینٹوں محرابوں پر استوار تین کمرے اپنی شان الگ دکھلاتے ہیں اور واقعی ایک یادگار نظر آتے ہیں۔

مزار مقدس کا دروازہ اور کھڑکیاں ہوادان بڑا سا وسط میں ہے تاکہ اگر دروازہ بند ہو تو ہوا کی آمد و رفت جاری رہے اس سے تحفظ کا احساس بھی ہوتا ہے۔ قدیم گنگو میں ایسے دروازے عام تھے۔

ایک خوشرنگ پائن کا درخت صحن کا احاطہ کیے ہوئے اس کے اندر موجود ہے جو ایک ہزار سال پرانا ہے جیسا کہ ماہرین پودا جات بتلاتے ہیں چین کے قدیم ترین درختوں میں یہ ایک ہے۔

مزار کی حفاظت و دیکھ بھال کی ضرورت ہے تاکہ یہ قائم و دائم رہ سکے فی الوقت اس کے گرنے کا خطرہ درپیش ہے جو اس کی مرمت و دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب ہے

بقیہ: اداریہ

ان تنظیموں کا مقصد تبلیغ سے زیادہ جاسوسی اور پراسرار سرگرمیاں ہیں جو زیر زمین انجام دی جا رہی ہیں مذکورہ تنظیموں کے افراد پر عسکری تربیت کا حصول لازمی قرار دیا جاتا ہے ان کے پاس لاتعداد لانچز اور سمندری کشتیاں ہیں بھارت کی خفیہ تنظیموں کے ساتھ ان کے روابط ہیں، جیمز خان کے اس انکشاف کے بعد ہم جب بعض عیسائیوں کے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف واویلا کو دیکھتے ہیں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈور کہیں اور سے ہل رہی ہے۔ حکومت کو جیمز خان کے بیان کی روشنی میں عیسائی سرگرمیوں کا سختی کے ساتھ نوٹس لینا چاہیے۔

قادیانیوں سے معذرت کے ساتھ

دسمبر ۱۹۹۱ء میں قادیانیوں کا قادیان (انڈیا) میں جلسہ ہوا جس میں مرزا طاہر نے قادیان کے بارے میں پرانی یادیں بیان کیں

ہم بھی ایک پرانی یاد ان کے سامنے رکھ رہے ہیں

علامہ طالوت مرحوم

سارے جہاں سے اچھی ہے قادیاں ہماری — ہم اس کے ہیں بچھڑے وہ مادیاں ہماری
خنجر سے تیز تر ہیں ملا حیاں ہماری — جس سے بھری پڑی ہیں الماریاں ہماری
منکر ہیں قادیاں کے ذریۃ البغایا — ہے کاسۂ سر اُن کا اور لاٹھیاں ہماری
دیتے ہیں مہوشوں کو ہم درس مشی فی النوم — کس درجہ دلربا ہے یہ چیستاں ہماری
تثلیث کی امانت سینوں میں ہے ہمارے — ہے جس کے ذکر سے تر ہردم زباں ہماری
اے گلستانِ لندن وہ دن ہیں یاد تجھ کو — جب تیرا باغباں تھا اور ڈالیاں ہماری
اے موجِ بیاس تو نے دیکھی ہیں مدتوں تک — پریوں کے جمگھٹے میں اٹکھیلیاں ہماری
محمود قادیانی سالارِ کارواں ہے — اس نام پر تصدق سو بار جاں ہماری
پیغام کے مجید د الفضل کے پیمبر — وہ ان کی گالیاں ہیں یہ پھبتیاں ہماری
چرچل سے جا کے پوچھو کیا اس میں مصلحت تھی — مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
اے امتِ محمد اپنے نصیب کو رو — الٹا ہے ٹاٹ تیرا چمکی دکاں ہماری

طالوت کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتی ہے جادہ پیما پھر قادیاں ہماری

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپ چاہتے ہیں
کہ آپ کی رقم
مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے:۔ قادیانی [illegible] مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون: [illegible]